Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2006

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۳ ستمبر (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمدللہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو خدا کے فضل اور رحم کو حاصل کرنے کیلئے ہمیشہ دعاؤں کی طرف توجہ کرنے کی تلقین فرمائی۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ   نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ   وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 55

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شمارہ 38-39

شرح چندہ: سالانہ 250 روپے

بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن

بذریعہ بحری ڈاک 10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

27 شعبان / 4 رمضان 1427 ہجری قمری 21/28 تبوک 1385 ہش 28-21 ستمبر 2006ء

لیلۃ القدر کی عبادت پچھلے تمام گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے

ارشاد باری تعالیٰ

انا انزلنه فی لیلة القدر وما ادرک ما لیلة القدر ۔ لیلة القدر خیر من الف شهر تنزل الملئکة والروح فیها باذن ربهم من کل امر سلم هی حتی مطلع الفجر۔ (القدر)

ترجمہ: یقیناً ہم نے اسے قدر کی رات میں اتارا ہے اور تجھے کیا سمجھائے کہ قدر کی رات کیا ہے، قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، بکثرت نازل ہوتے ہیں اس میں فرشتے اور روح القدس اپنے رب کے حکم سے۔ ہر معاملہ میں سلام ہے۔ یہ سلسلہ طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔

احادیث نبوی ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان کا مہینہ شروع ہو گیا ہے جو ایک بابرکت مہینہ ہے خدا تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کئے ہیں اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دئے جاتے ہیں۔ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس کے خیر سے محروم کیا گیا وہ محروم کیا گیا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۲۵)

☆۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو رمضان المبارک میں لیلۃ القدر کی رات ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے نفس کے محاسبہ کی خاطر عبادت کرے تو اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب الصوم)

☆۔ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر مجھے علم ہو جائے کہ کون سی رات لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں کیا دعا کروں فرمایا تو یہ دعا کر کہ ”اللهم انک عفو تحب العفو فاعف عنی“ (ابن ماجہ کتاب الدعا باب الدعا بالعفو)

فرمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

”.....سورہ القدر میں اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لوگوں سے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ انہیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ بلکہ جب وہ گمراہ ہو جائیں گے تو ان پر لیلۃ القدر کا زمانہ آئے گا اور روح زمین پر نازل ہو گا یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے گا اسے اتارے گا اور اسے مجدد بنا کر مبعوث فرمائے گا اور روح کے ساتھ ملائکہ بھی نازل ہوں گے جو لوگوں کے دلوں کو حق اور ہدایت کی طرف کھینچ کر لائیں گے اور یہ سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا..... (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام 670-671)

115واں جلسہ سالانہ قادیان 2006ء

مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 115ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2006ء (بروز منگل، بدھ، جمعرات) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

مجلس مشاورت:: جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 18ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر بروز جمعہ منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔

(ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اُس کی تمام مٹی چاندی کی تھی تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے

اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اُس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ اُن برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں

اس قبرستان کیلئے بڑی بھاری بشارتیں ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنزل فِیھا کُلّ رَحمۃٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اُتاری گئی ہے

.........ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام.........

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''اس جگہ ایک امر اور قابل تذکرہ ہے کہ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ خدا نے مجھے میری وفات سے اطلاع دی ہے اور مجھے مخاطب کر کے میری زندگی کی نسبت فرمایا کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اور فرمایا کہ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ضرور ہے کہ میری وفات سے پہلے دنیا پر کچھ حوادث پڑیں اور کچھ عجائبات قدرت ظاہر ہوں تا دنیا ایک انقلاب کے لئے طیار ہو جائے اور اُس انقلاب کے بعد میری وفات ہو۔ اور مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے تب ایک مقام پر اُس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اُس کی تمام مٹی چاندی کی تھی تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اُس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ اُن برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے۔ لیکن چونکہ موقعہ کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں اس لئے یہ غرض مدت دراز تک معرض التواء میں رہی۔ اب اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جب کہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الٰہی ہوئی۔ میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کیلئے تجویز کی''۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمین میں دفن ہونے والوں کیلئے دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اور میں دُعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دُنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا ربّ العالمین۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے اُن پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دُنیا کی اغراض کی ملونی اُن کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا ربّ العالمین۔

پھر میں تیسری دفعہ دُعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم تو صرف اُن لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین۔

حضور اس کے متعلق عظیم الشان بشارت دیتے ہوئے اس میں داخل ہونے کی شرائط بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''اور چونکہ اس قبرستان کیلئے بڑی بھاری بشارتیں ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیھا کل رحمۃ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اُتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اُس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کیلئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راست بازی کی وجہ سے اُن شرائط کے پابند ہوں سو وہ تین شرطیں ہیں۔ اور سب کو بجا لانا ہوگا۔

۱۔ اس قبرستان کی زمین موجودہ بطور چندہ کے میں نے اپنی طرف سے دی ہے لیکن اس احاطہ کی تکمیل کیلئے کسی قدر اور زمین خریدی جائے گی جس کی قیمت اندازاً ہزار روپیہ ہوگی اور اس کے خوشنما کرنے کیلئے کچھ درخت لگائے جائیں گے اور ایک کنوآں لگایا جائے گا اور اس قبرستان سے شمالی طرف بہت پانی ٹھہرا رہتا ہے جو گذرگاہ ہے اس لئے وہاں ایک پل طیار کیا جائے گا اور ان متفرق مصارف کیلئے دو ہزار روپیہ درکار ہوگا سو کل یہ تین ہزار روپیہ ہوا جو اس تمام کام کی تکمیل کیلئے خرچ ہوگا۔ سو پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے اور یہ چندہ محض انہیں لوگوں سے طلب کیا گیا ہے نہ دوسروں سے۔ بالفعل یہ چندہ اخویم مکرم مولوی نورالدین صاحب کے پاس آنا چاہئے لیکن اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہے گا۔ اس صورت میں ایک انجمن چاہئے کہ ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہے گا۔ اعلاء کلمہ اسلام اور اشاعت توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں خرچ کریں۔

۲۔ دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اُس کی موت کے بعد دسواں حصہ اُس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق کامل ایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے۔ لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔ اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کیلئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کریں گے اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا اس لئے اُمید کی جاتی ہے کہ اشاعت اسلام کیلئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہے جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے اور جب ایک گروہ جو متکفل اس کام کا ہے فوت ہو جائے گا تو وہ لوگ جو اُن کے جانشین ہوں گے اُن کا بھی یہی فرض ہوگا کہ اُن تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ بجالائیں۔ اُن اموال میں سے اُن یتیموں اور مسکینوں اور نو مسلموں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ اور جائز ہوگا کہ ان اموال کو بطور تجارت کے ترقی دی جائے۔ یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دور از قیاس باتیں ہیں۔ بلکہ یہ اُس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال جمع کیونکر ہوں گے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے بلکہ مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں اور دنیا سے پیار نہ کریں۔ سو میں دعا کرتا ہوں کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں جو خدا کیلئے کام کریں۔ ہاں جائز ہوگا کہ جن کا کچھ گذارہ نہ ہو اُن کو بطور مدد خرچ اس میں سے دیا جائے۔

۳۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔

۴۔ ہر ایک صالح جو اُس کی کوئی بھی جائیدا نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے'' (الوصیت صفحہ ۱۹ تا ۲۳)

پھر حضورؑ فرماتے ہیں:۔ ''تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اُس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کیلئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اُس کو جہنم تک پہنچائے گی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اُس کیلئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اُس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔'' (الوصیت صفحہ ۱۱ تا ۱۲)

خطبہ جمعہ

رمضان میں جو تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کی ہیں، رمضان کے بعد بھی ان کو قائم رکھنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ وہ دعاؤں میں لگا رہے اور اپنی ایمانی اور عملی حالت کو بڑھانے کی کوشش کرے۔

یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والوں کو عقل اور سمجھ دے اور وہ اس زمانے کے امام کا انکار کرکے اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت نہ دیں۔

(آئینۂ کمالات اسلام کے قوم کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک درمندانہ دعا کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 28/اکتوبر 2005ء(28/اخاء 1384 ہجری شمسی) بمقام مسجد بیت الفتوح لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ۔ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ﴾ (سورۃ البقرہ: ۱۸۷)

رمضان آیا اور بڑی تیزی سے گزر گیا، صرف چند روز باقی رہ گئے ہیں، پانچ چھ دن۔ جب رمضان شروع ہو تو انسان سوچتا ہے، ایک مومن سوچتا ہے کہ یہ تیس دن ہیں، اس میں بڑی نیکیاں کرنے اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا موقع مل جائے گا۔ مَیں یہ بھی کرلوں گا، مَیں وہ بھی کرلوں گا جس سے خداتعالیٰ کی رضا کو حاصل کرسکوں۔ لیکن آج یہ احساس ہو رہا ہے کہ یہ کیا! صرف چند روز رہ گئے؟ اور رمضان کا آخری جمعہ بھی آگیا۔ مَیں تو کچھ بھی نہیں کر سکا۔ سوچنے والا، صحیح مومن یہی سوچتا ہے۔ تو بہرحال اب یہ چند دن بھی یہ احساس دلا دیں کہ ان میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنا ہے جتنا سمیٹ سکتے ہیں سمیٹ لیں، خالص ہو کر اس کی عبادت کی طرف توجہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر چلنے کی کوشش کریں، اس سے مدد مانگیں تو یہ احساس اور یہ عمل ہر قسم کی نیکیاں بجالانے کی طرف توجہ دلانے والا ہوگا اور اس کی عبادت کی طرف خالص ہو کر متوجہ کرنے والا ہوگا، اس کے فضلوں کا وارث بنانے والا ہوگا۔ اس آخری عشرہ میں تو پہلے سے بڑھ کر خداتعالیٰ اپنے بندے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ قبولیت دعا کے نظارے پہلے سے بڑھ کر ظاہر کرتا ہے بلکہ ان دنوں میں ایک ایسی رات بھی آتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر کہا ہے اور یہ ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اس ایک رات کی عبادت انسان کو باخدا انسان بنانے کے لئے کافی ہے۔ تو اگر ہم اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے خالص ہو کر ان چھ دنوں میں ہی خداتعالیٰ کے آگے جھکیں گے تو کیا بعید کہ یہ چھ راتیں بلکہ ان میں سے ایک رات ہی ہمارے اندر انقلابی تبدیلی لانے والی ہو، خدا کا صحیح عبد بنانے والی بن جائے اور ہماری دنیا و آخرت سنور جائے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہم اپنے مقصد پیدائش کو پہچاننے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کا مقصد پیدائش تو یہی بتایا ہے کہ اس کے عبادت گزار بندے بن جائیں۔ یہی پیدائش کا مقصد ہے۔ پس اپنی عبادتوں کے معیار کو اونچا کرنے کے لئے یہ چند دن رہ گئے ہیں۔ اور ان چند دنوں کے بارے میں خداتعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ جو آخری عشرہ کے دن ہیں یہ اس برکتوں والے مہینے کی وجہ سے جہنم سے نجات دلانے کے دن ہیں۔ گناہ گار سے گناہگار شخص بھی اگر خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکے تو اپنے آپ کو آگ سے بچانے والا ہوگا۔ پس یہ گناہگار سے گناہگار شخص کے لئے بھی ایک خوشخبری ہے کہ اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے سامان کرلو۔ پس جن کو اس رمضان کے گزرے ہوئے دنوں میں دعاؤں کا موقع ملا ہے، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کا موقع ملا ہے، اس کی رضا کی راہوں پر چلنے کا موقع ملا ہے یا جن کو اپنی شامت اعمال کی وجہ سے گزرے ہوئے دنوں کی برکات سے فیضیاب ہونے کا موقع نہیں ملا۔ ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی خشیت دل میں پیدا کرتے ہوئے ان آخری دنوں کی برکات سے فیض اٹھاتے ہوئے، دعائیں کرتے ہوئے، خداتعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے ان بقیہ دنوں کے فیض سے فیضیاب ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور یہ دن جو ہیں ان کو دعاؤں میں گزارنا چاہئے۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس سے پہلے بھی رمضان سے متعلقہ احکامات ہیں اور اس کے بعد بھی جو آیات آتی ہیں ان میں بھی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دُعا کرنے والے کی دُعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔ تو اس میں اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کا طریق ہمیں سمجھا دیا۔ پہلی بات تو یہ کہ صرف اپنی دنیاوی اغراض کے لئے ہی میرے پاس نہ آؤ بلکہ مجھے تلاش کرنے کے لئے میرے پاس آؤ۔ میری رضا حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ جب مجھ سے مجھے مانگو گے تو پھر مَیں تمہیں بتاؤں گا کہ مَیں تمہارے سے دور نہیں ہوں۔ مَیں تو تمہارے قریب ہوں بلکہ تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ اور مَیں اپنے لئے اپنے بندے کی پکار سن کر دوڑتا ہوا اس کی طرف آتا ہوں۔ مگر تم اس طریقے اور سلیقے سے مجھے پکارو تو سہی جو مَیں نے تم کو بتائے ہیں۔ صرف اپنا مطلب پڑنے پر ہی مجھے آواز نہ دو۔ جب کسی مشکل میں گرفتار ہو جاؤ صرف اسی وقت مجھے نہ پکارو۔ صرف کسی ضرورت اور تکلیف کے وقت ہی نہ مجھے پکارو گو کہ ایسی تکلیف کی حالت میں بھی پکارنے والوں کی تکلیفیں اللہ تعالیٰ دور کرتا ہے۔ لیکن صرف ایسی صورت میں پکارنے سے دوستیاں قائم نہیں ہوتیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ بندے کا خداتعالیٰ کے ساتھ دوست کا معاملہ ہے۔ پس اصل اور پائیدار اور ہمیشہ رہنے والی دوستی کے لئے دوست کی باتیں بھی ماننی پڑتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری بات پر لبیک کہو۔ جو میں کہتا ہوں اسے مانو تو پھر یہ ہماری دوستی پکی ہوگی۔ اس لئے پہلا حکم جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے یہی اللہ تعالیٰ نے دیا ہے کہ ایک خدا کی عبادت کرو۔ صرف رمضان کے تیس دن عبادتوں کے لئے نہیں ہیں بلکہ فرمایا کہ میرا حکم یہ ہے کہ مستقل عبادت کرو۔ روزانہ کی پانچ نمازیں باجماعت ادا کرو جو فرض کی گئی ہیں۔ مردوں کے لئے یہی حکم ہے کہ مسجد میں جاکے ادا کریں یا جہاں بھی سنٹر ہے وہاں جاکے ادا کریں، عورتوں کے لئے حکم ہے گھروں میں پانچ نمازیں پڑھیں، وقت پر نمازیں ادا کریں۔ اپنی نمازوں کی خاطر دوسری مصروفیات کو کم کریں۔ جس طرح آج کل رمضان میں ہر ایک کوشش کرکے نمازوں کی طرف توجہ دے رہا ہوتا ہے قرآن پڑھنے کی طرف توجہ دے رہا ہوتا ہے۔ تو اس طرح رمضان کے بعد بھی وقت پر پانچوں نمازیں ادا کرو۔ کوئی دوستی اللہ تعالیٰ کی دوستی سے بڑھ کر نہ ہو۔ اس ذات پر ایسا ایمان ہو جو کسی اور پر نہ ہو اور ہمیشہ اسی کو مدد کے لئے پکارو۔ یہ نہ ہو کہ بعض دفعہ بعض معاملات میں مدد کے لئے تم غیر اللہ کی طرف جھک جاؤ، ان سے مدد مانگنے لگو۔ اگر یہ صورت ہوگی تو یہ کمزور ایمانی

حالت ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنی ایمانی حالت کو بڑھاؤ۔ میرے پر پختہ اور کامل یقین رکھو۔ ہم کہہ تو دیتے ہیں کہ ہمیں خدا پر بڑا پکا ایمان ہے لیکن بعض دفعہ ایسے عمل سرزد ہو جاتے ہیں جو ہمارے دعوے کی نفی کر رہے ہوتے ہیں۔ ایمان کی تعریف یہ ہے کہ حق کی یا سچائی کی تصدیق کر کے اس کا فرمانبردار ہو جائے۔ اب ہر ایک اپنا جائزہ لے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد، یہ تصدیق کرنے کے بعد کہ آپؑ خدا کے مسیح ہیں اور حق پر ہیں کس حد تک ہم نے آپؑ کی باتوں کی فرمانبرداری کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کے لئے آپؑ نے جن شرائط پر ہم سے بیعت لی ہے اس تعلیم پر کس حد تک ہم عمل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں جو احکامات دیئے ہیں ان پر کس حد تک عمل کر کے ہم فرمانبرداری کا ثبوت دے رہے ہیں۔ اور کس حد تک ہم نے فرمانبرداری کرنی ہے اس فرمانبرداری کی مزید وضاحت، اس ایمان کی حالت کی مزید وضاحت اس طرح ہوتی ہے کہ ہمارا دل بھی اس بات کی تصدیق کر رہا ہو ہماری زبان بھی اس بات کا اقرار کر رہی ہو اور ہمارے ہر عضو کا، جسم کے ہر حصے کا عمل بھی اس بات کی تصدیق کر رہا ہو۔ تو یہ ہے ایمان کی حالت۔ اکثر دفعہ اکثر کا دل تو اس بات کی تصدیق کر رہا ہوتا ہے یا کم از کم یہ سوچ رہے ہوتے ہیں کہ یہ بات صحیح ہے، یہ بات حق ہے، یہ سچ ہے لیکن وہ صرف دل میں یہ تسلیم کر رہے ہوتے ہیں گو بعض دفعہ زبان سے بھی اظہار کر دیتے ہیں کہ یہ بات حق ہے، یہ سچ ہے اور میرا دل خدا پر ایمان لاتا ہے۔ مَیں خدا کو مانتا ہوں۔ لیکن اس چیز سے ایمان مکمل نہیں ہو جاتا بلکہ جسم کے ہر عضو سے، ہر حصے سے یہ اظہار ہونا چاہئے کہ میرا کوئی بھی عمل خدا تعالیٰ کی تعلیم کے خلاف نہ ہو، تب جا کے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ پر اعتقاد بھی ہو، قول صدق بھی ہو اور عمل صالح بھی۔ یہ ساری چیزیں اکٹھی ہوں گی تو اس کو ایمان کہا گیا ہے اور اگر یہ تینوں چیزیں اکٹھی نہیں ہیں تو کامل ایمان بھی نہیں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے پر ایمان لاؤ اور اس طرح ایمان لاؤ۔

اب دیکھیں کتنے خدا تعالیٰ کے احکامات ہیں، کتنوں پر ہم عمل کرتے ہیں۔ عبادت کو ہی لے لیں، کیا ہم اس کا حق ادا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ہیں، کیا ہم ان کو ادا کرتے ہیں۔ اگر کسی معاملے میں ذرا سا کہیں اپنا مفاد آ جائے تو فوراً سب کچھ بھول جاتے ہیں اور اپنے مفاد کی فکر ہوتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا مانگو اور پھر دعا کے لئے صبر سے مانگتے چلے جانے کی شرط ہے۔ جلد بازی کرتے ہوئے بیچ میں چھوڑ دینا دعا مانگنے کا طریق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ جب صبر سے دعا کرتے ہیں اور جب بھی دعا کرتے ہیں صبر سے کرتے ہیں اور جلد بازی نہیں کرتے جب اس طرح کر رہے ہوتے ہیں تو وہ اپنے مقصود کو پا لیتے ہیں۔ اور ان کا مقصود کیا ہوتا ہے۔ کیا چیز انہوں نے حاصل کرنی ہوتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، جیسا کہ فرمایا ﴿وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ﴾ (الرعد:23) اور جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی طلب میں صبر کیا۔ تو جب اللہ تعالیٰ کی وجہ سے صبر کرتے ہیں، مستقل مزاجی سے اس سے دعائیں مانگتے ہیں اور پھر مانگتے چلے جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ فرمایا پھر مَیں دعاؤں کو سنتا بھی ہوں بشرطیکہ اس کا حق ادا کیا جائے یعنی یہی کہ صبر کے ذریعہ سے مانگتے چلے جائیں اور مقصد بھی ان کا یہ ہو کہ میری رضا حاصل کرنی ہے تو باقی چیزیں تو ضمنی چیزیں ہیں، وہ تو مل ہی جائیں گی جب اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے گی۔ فرمایا کہ ﴿سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ﴾ (الرعد: 25) تمہارے اس صبر اور ثابت قدمی کی وجہ سے تم پر سلامتی ہو۔ تمہارے اس طرح مانگنے کی وجہ سے تمہیں میری نعمتیں حاصل ہوں۔

پس جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی اور اچھے انجام کی خبر مل رہی ہو تو پھر کسی اور طرف جانے کی کیا ضرورت ہے۔ اس لئے ہمیشہ ایک مومن کو صبر سے دعائیں مانگتے رہنا چاہئے اور جب ہم دعاؤں میں خدا تعالیٰ سے اس کی رضا اور توجہ مانگیں گے تو غیر ضروری دعاؤں کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔ دوسری سب دعائیں غیر ضروری بن جائیں گی۔ کبھی ہمارے منہ سے ایسی دعائیں نہیں نکلیں گی جو بعض دفعہ جلد بازی میں آ کر ایسی ہو جاتی ہیں جو خیر سے خالی ہوں۔ ایسی دعائیں کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوگی جن میں صرف اور صرف اپنی ذات کا لالچ ہو، صرف اور صرف دنیاوی ضروریات ہی ان کا محور ہو، دنیاوی ضروریات کے گرد ہی گھوم رہی ہوں۔ جب اللہ تعالیٰ کی مرضی مل جائے گی تو خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق خود ہمارا کفیل ہو جائے گا۔ خود ہی ہماری ضروریات پوری کرنے والا ہوگا۔ بعض دوسری دعائیں کرنے والوں جن کے اندر دعاؤں کی وجہ سے تبدیلیاں پیدا ہوئی ہوتی ہیں، ان کو دیکھ کر بھی توجہ پیدا ہوتی ہے۔ یہ خیال آیا ہے کہ ہم بھی دعاؤں کی طرف توجہ کریں، ہم بھی ان جیسے بنیں۔ اگر یہ توجہ پیدا ہوئی ہے تو شرط یہ ہے کہ ان رمضان کے تیس دنوں کے بعد صبر ٹوٹ نہ جائے بلکہ دعاؤں کی عادت جو اس خالص ماحول کی وجہ سے پڑ گئی ہے یا اس طرف توجہ پیدا ہوئی ہے کہ ہم دعائیں کریں، یہ خیال آتا ہے تو اب یہ چیزیں زندگیوں کا حصہ بنی چاہئیں۔ ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ اب ہم اس عادت کو جو ہمیں یا اس چیز کو جو ہم نے اپنائی ہے، اپنی زندگی کا مستقل حصہ بنا لیں۔

جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری عشرہ میں اللہ تعالیٰ جہنم سے نجات دیتا ہے۔ دعائیں قبول کرتا ہے۔ تو یہ دعا بھی کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس دنیا کی ہوا و ہوس کی جہنم سے بھی ہمیں نجات دے۔ ہماری دعائیں قبول فرمائے، ہماری توبہ قبول فرماتے ہوئے ہمیں اپنی رضا کو حاصل کرنے والا بنا دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارہ میں فرماتے ہیں کہ "﴿اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾ (سورۃ البقرہ:۱۸۷) یعنی میں توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ اس اقرار کو جائز قرار دیتا ہے جو کہ سچے دل سے توبہ کرنے والا کرتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے اس قسم کا اقرار نہ ہو تو پھر توبہ کا منظور ہونا ایک مشکل امر تھا۔ سچے دل سے جو اقرار کیا جاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر خدا تعالیٰ بھی اپنے تمام وعدے پورے کرتا ہے جو اس نے توبہ کرنے والوں کے ساتھ کئے ہیں اور اسی وقت سے ایک نور کی تجلی اس کے دل میں شروع ہو جاتی ہے جب انسان یہ اقرار کرتا ہے کہ میں تمام گناہوں سے بچوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"۔ (البدر جلد 2 مورخہ 24/ اپریل 1903ء، صفحہ 107)

پس یہ سچے دل کا اقرار ہے یہی ہے جو بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ان بقیہ دنوں میں ہمیں خاص طور پر یہ اقرار کرنا چاہئے اور دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس اقرار پر قائم رہیں اور رمضان کے بعد بھی جو تبدیلیاں ہم اپنے اندر پیدا کی ہیں ان کو قائم رکھنے کی کوشش کریں، ان کو جاری رکھ سکیں۔ ہم اپنے اس عہد پر قائم رہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور دعا کے ساتھ ساتھ جب ہم اپنا جائزہ لیں گے کہ کیا ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھ رہے ہیں تو پھر ہمیں مزید اصلاح کی طرف توجہ پیدا ہوگی، مزید توبہ کرنے کی توفیق ملے گی۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق ملے گی۔ نیک اعمال بجا لانے کی توفیق ملے گی۔ اور جب اس طرح ہو رہا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق ہماری توبہ قبول کرتے ہوئے ہماری طرف متوجہ ہوگا، مزید نیکیوں کے دروازے کھلتے چلے جائیں گے۔ پس یہ برکت اسی وقت پڑے گی جب اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے سب کام ہو رہے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ ﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ۔ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾ (سورۃ البقرہ:۱۸۷) یعنی جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے اور اس کا کیا ثبوت ہے تو کہہ دو کہ بہت ہی قریب ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو مَیں اس کا جواب دیتا ہوں۔ یہ جواب کبھی رؤیائے صالحہ کے ذریعے ملتا ہے کبھی کشف والہام کے واسطے سے۔ علاوہ بریں دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے کہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔ غرض دُعا بڑی دولت اور طاقت ہے۔ اور قرآن شریف میں جا بجا اس کی ترغیب دی گئی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔ پس مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جائے"۔

(الحکم جلد 9 مورخہ 17/ جنوری 1905ء، صفحہ 3)

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ان آخری دنوں میں خاص طور پر جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ وہ دعاؤں میں لگا رہے اور اپنی ایمانی اور عملی حالت کو بڑھانے کی کوشش کرے۔ دعاؤں کی قبولیت کے لئے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر فضل کر رہا ہوتا ہے۔ پس ان دنوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بہت زیادہ دعاؤں پر زور دیں اور رمضان کی برکات سمیٹنے کی ہر احمدی کوشش کرے۔ اور زیادہ تر دعائیں یہ ہونی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو اور تب ہی ہمارا دعائیں کرنا ہماری زندگی کا مستقل حصہ بن سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی رضا ہم حاصل کر لیں گے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آخری عشرے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کے لئے اتنی کوشش فرماتے جو اس کے علاوہ کبھی دیکھنے میں نہ آتی تھی۔

(صحیح مسلم کتاب الاعتکاف. باب الاجتهاد فی العشر الاواخر من شهر رمضان)

پس ہمارے سامنے یہ اُسوہ ہے۔ ان بقایا دنوں میں ہمیں چاہئے کہ خاص توجہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں یہ دن گزاریں دعاؤں میں لگ جائیں اور اپنی دنیا و آخرت سنوارنے والے بن جائیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایمان کی حالت میں اور محاسبہ نفس کرتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے، اسے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس شخص نے ایمان کی حالت میں اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے لیلۃ القدر کی رات قیام کیا اسے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(بخاری کتاب فضل لیلۃ القدر. باب فضل لیلۃ القدر)

گزشتہ گناہ بخشے جانے کا مطلب ہی یہی ہے کہ اس کو آئندہ سے گناہ سے نفرت پیدا ہو جائے گی اور نیکیاں کرنے کی طرف توجہ زیادہ پیدا ہو جائے گی اور اس کا ہر فعل خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بن جائے گا۔ پس ایک مومن جب اپنی غلطیوں پر نظر رکھتے ہوئے، اپنا محاسبہ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہوگا، اس کے آگے جھک رہا ہوگا، دعائیں کر رہا ہوگا تو یہ دن یقیناً اس میں انقلابی تبدیلی پیدا کرنے والا دن ہوگا۔ پس ہر احمدی کو چاہئے کہ ان دنوں کو اپنی زندگیوں کو سنوارنے کا ذریعہ بنالیں اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن جائیں۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص محض اللہ دونوں عیدوں کی راتوں میں عبادت کرے گا اس کا دل ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا جائے گا اور اس کا دل اس وقت بھی نہیں مرے گا جب سب دنیا کے دل مر جائیں گے۔

(ابن ماجہ کتاب الصیام. باب ما جاء فی ثواب الاعتکاف)

پس دیکھیں، رمضان کی تبدیلیوں کو جو پاک تبدیلیاں دل میں پیدا ہوتی ہیں ان کو مستقل بنانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے خوبصورت انداز میں ترغیب دلائی ہے۔ عید کی خوشیوں میں اکثر لوگ بھول جاتے ہیں، (اگلے جمعے عید بھی آنی ہے) کہ نماز بھی وقت پہ پڑھنی ہے کہ نہیں۔ تو رات کی عبادت کی طرف، نوافل کی طرف توجہ دلا کر یہ بتا دیا کہ فرائض تو تم نے پورے کرنے ہی ہیں لیکن اگر ہمیشہ کی رضا اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنی ہے تو راتوں کو بھی ان دنوں میں عبادت سے سجاؤ۔ رمضان کے بعد بھی اور خاص طور پر ایسے موقعوں پر جب خوشی کے موقعے ہوتے ہیں۔ جب آدمی کو دوسری طرف توجہ زیادہ ہو رہی ہوتی ہے۔ صرف ڈھول ڈھمکوں اور دعوتوں میں ہی نہ وقت گزار دو۔ پس یہ عبادتیں جو ہیں یہ زندگی کا مستقل حصہ بنی چاہئیں۔

دعاؤں کے سلسلے میں چند اور احادیث ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ کس طرح ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں اور کس طرح ہم دعاؤں کے فیض حاصل کر سکتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم میں سے جس کے لئے باب الدعا کھولا گیا گویا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے سب سے زیادہ محبوب اسے یہ ہے کہ اس سے عافیت طلب کی جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان پر جو ابتلاء آچکے ہیں یا جن سے خطرہ درپیش ہو ان سے محفوظ رہنے کے لئے سب سے زیادہ مفید بات دعا ہے۔ پس اے اللہ کے بندو تمہیں چاہئے کہ تم دعا میں لگے رہو۔“ (سنن الترمذی. کتاب الدعوات. باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید)

تو اللہ تعالیٰ کی محبوب دعاؤں میں سے سب سے زیادہ محبوب دعا اس سے عافیت طلب کرنا ہے، اس کی رضا حاصل کرنا ہے، اس کی پناہ میں آنا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے تو پھر باقی چیزیں تو ایک مومن کو خود بخود مل جاتی ہیں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تکالیف اور مصائب کے وقت اس کی دعاؤں کو قبول کرے تو اسے چاہئے کہ وہ خوشحالی کے اوقات میں کثرت سے دعائیں کرتا رہے۔

پس یہ دعاؤں کا تعلق مستقل قائم رہے گا تو پھر ہی قبولیت دعا کے غیر معمولی نظارے بھی نظر آئیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے۔ ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں۔ تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔ مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے، ”کبھی تھکتے نہیں۔“ اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینے میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھریوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے۔ اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم، حیا والا، صادق، وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ۔ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کرلو اور شکست کو قبول کرلو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔ دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا۔ اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے“۔ خود بخود انسان کو پتہ لگ جاتا ہے کہ دعا قبول ہوگئی۔ اپنے اندر ایک تبدیلی نظر آ رہی ہوتی ہے۔

فرمایا ”پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنی صفات میں تبدیلی کرتا ہے اور اس کے صفات غیر متبدل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اس کی ایک الگ تجلی ہے“۔ صفات تو اس کی وہی ہیں لیکن ایک نیا انداز ہوتا ہے جب ایک انسان تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ ان صفات کے ساتھ ہی۔ ”جس کو دنیا نہیں جانتی گویا وہ اور خدا ہے حالانکہ اور کوئی خدا نہیں۔ مگر نئی تجلی نئے رنگ میں اس کو ظاہر کرتی ہے۔ تب اس خاص تجلی کی شان میں اس کے تبدیلی یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کے لئے نہیں کرتا۔ یہی وہ خوارق ہے“۔ یہی وہ خاص چیزیں ہیں جو انسان میں دعا کے بعد پیدا ہوتی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے معجزات ہیں۔

”غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے“۔ ایک مٹی کو بھی قیمتی چیز بنا دیتی ہے۔ ”اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرت احدیت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے۔ اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اسی کی ظل وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھائی ہے“۔

(لیکچر سیالکوٹ. روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 222-224)

پس یہ ہے دعا کرنے کا طریق اور یہ ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہم سے توقعات۔ خدا کرے کہ اس رمضان میں ہم میں سے ہر ایک اس فلسفہ کو سمجھ کر اپنی زندگیوں کا حصہ بنائے اور یہ بہتر تبدیلیاں، پاک تبدیلیاں پھر ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں۔

ان دنوں میں اپنے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو، اس کے حکموں پر عمل کرنے اور چلنے کی توفیق ملے، اس زمانے کے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو آگے بڑھانے کی ہمیں توفیق ملے۔ رمضان کی برکات ہماری زندگیوں کا مستقل حصہ بن جائیں۔ جو نیکیاں ہم نے اپنائی ہیں ان کو کبھی چھوڑنے والے نہ ہوں۔ اور جو برائیاں ہم نے ترک کی ہیں وہ کبھی دوبارہ ہمارے اندر داخل نہ ہوں۔ ہماری اولاد در اولاد اور آئندہ نسلیں بھی خدا تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والی اور نیکیوں پر چلنے والی ہوں۔ یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منس [illegible] ہونے والوں کو عقل اور سمجھ دے اور وہ اس زمانے کے امام کا انکار نہ کریں۔ اس کو پہچان لیں اور اس انکار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت نہ دیں۔ ہمارے دل تو بہر حال ان کی تکلیفوں سے بے چین رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں کی توفیق دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آئینہ کمالات اسلام کے عربی حصے میں قوم کے بارے میں کچھ دعائیں کی ہیں۔ ان میں سے چند دعائیں ایک آدھ لفظ کی معمولی تبدیلی کے ساتھ میں پڑھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آپ نے فرمایا: اے میرے رب! میری قوم کے بارہ میں میری دعا اور میرے بھائیوں کے بارے میں میری تضرعات کو سن۔ میں تیرے نبی خاتم النبیین وشفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں۔ اے میرے رب! انہیں ظلمات سے اپنے نور کی طرف نکال اور دوریوں کے صحراء سے اپنے حضور میں لے آ۔ اور اپنی ہلاکت سے اس قوم کو بچا جو میرے دونوں ہاتھ کاٹنا چاہتے ہیں۔ ان کے دلوں کی جڑوں میں ہدایت داخل فرما۔ ان کی خطاؤں اور گناہوں سے درگزر فرما۔ انہیں پاک وصاف کر اور انہیں ایسی آنکھیں دے جن سے وہ دیکھ سکیں۔ اور ایسے کان دے جن سے وہ سن سکیں اور ایسے دل دے جن سے وہ سمجھ سکیں اور ایسے انوار عطا فرما جن سے وہ پہچان سکیں اور ان پر رحم فرما اور جو کچھ وہ کہتے ہیں ان سے درگزر فرما کیونکہ یہ ایسی قوم ہیں جو جانتے نہیں۔ اے میرے رب! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور اور ان کے بلند درجات اور راتوں کو قیام کرنے والے مومنین اور دوپہر کی روشنی میں غزوات میں شریک ہونے والے نمازیوں اور جنگوں میں تیری خاطر سوار ہونے والے مجاہدین اور ام القریٰ مکہ مکرمہ کی طرف سفر کرنے والے قافلوں کا واسطہ۔ تو ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے درمیان صلح کروا۔ تو ان کی آنکھیں کھول دے اور ان کے دلوں کو منور فرما۔ انہیں وہ کچھ سمجھا جو تو نے مجھے سمجھایا ہے۔ اور ان کو تقویٰ کی راہوں کا علم عطا کر۔

(ترجمہ از عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام. روحانی خزائن جلد 5 صفحات 22-23)

اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے اور ان سب کے سینے کھولے۔

اسلام دین فطرت ہے، اسلام میں جبر کی ایک بھی مثال نہیں ملتی، اسلام کی عدل و انصاف کی ہی تعلیم تھی جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایک انقلاب پیدا کیا اور بعد میں بھی اگر صحابہؓ کی زندگی کو دیکھیں تو پتہ لگتا ہے کہ ان کی زندگیوں میں جو انقلاب آیا وہ زبردستی دین بدلنے سے نہیں آتا ہے

پوپ کے اسلام پر اعتراضات کے بارہ میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ 15 ستمبر 2006ء بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کل ایک خبر آئی تھی کہ پوپ نے جرمنی میں ایک یونیورسٹی میں لیکچر کے دوران بعض اسلامی تعلیمات کا ذکر کیا اور قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں کسی لکھنے والے کے حوالہ سے ایسی باتیں کی ہیں جن کا اسلام سے دُور کا بھی واسطہ نہیں یہ ان کا ایک طریقہ ہے کہ بڑی ہوشیاری سے دوسرے کا حوالہ دیکر اپنی جان بھی بچانے کی کوشش کرتے ہیں اور بات بھی کہہ جاتے ہیں۔ پوپ صاحب نے بعض ایسی باتیں کہکر قرآن کریم، اسلام اور بانیٔ اسلام کے بارہ میں ایسا غلط تأثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے جس سے مسلمانوں میں تو ایک بے چینی پیدا ہوگی ہی اس سے ان کے اپنے اسلام کے خلاف دلی جذبات کا اظہار بھی ہو جاتا ہے۔ پوپ کے لئے یہ مناسب نہیں تھا کہ وہ اپنے مقام کے لحاظ سے اس طرح کی باتیں کرتے۔

اس وقت جبکہ دنیا میں مسلمانوں کے خلاف مغرب میں کسی نہ کسی حوالے سے نفرت کے جذبات پیدا کئے جا رہے ہیں پوپ کا ایسی بات کرنا جلتی پر تیل ڈالنے والی بات تھی۔ چاہئے تو یہ تھا کہ وہ یہ کہتے کہ گو کہ آج بعض شر پسند اسلامی تنظیموں نے متشددانہ طریق اپنایا ہوا ہے لیکن اسلام کی تعلیم اس کے خلاف نظر آتی ہے اور دنیا میں امن قائم رکھنے کے لئے ہمیں مل جلکر کام کرنا چاہئے تاکہ معصوم انسانیت کو تباہی و بربادی سے بچایا جاسکے۔ میرا خیال تھا کہ پوپ سلجھے ہوئے انسان ہیں اور عالم آدمی ہیں اور اسلام کے بارہ میں بھی کچھ علم رکھتے ہوں گے لیکن یہ بات کر کے تو انہوں نے اپنی کم علمی کا اظہار کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ اور قرآن کی طرف غلط باتیں منسوب کر کے ایک طرف تو مسلمانوں کے جذبات سے کھیلا گیا ہے اور دوسری طرف مغرب کے لوگوں میں اسلام کے خلاف مزید نفرت پھیلانے کا ماحول بنایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور دنیا کو فتنہ و فساد سے بچائے۔ احمدیوں کو تو یہ دعا کرنی چاہئے اور دعا کے ساتھ ہر ملک میں جو انہوں نے اسلام پر اعتراضات کئے ہیں اور سوالات اٹھائے ہیں اس کا جواب بھی دینا چاہئے۔ پوپ کے اسلام پر اعتراضات کا خلاصہ پڑھنے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا پوپ کے لئے ان سوالات کے جوابات بھی تیار کئے جائیں گے اور ان تک پہنچانے کی کوشش کی جائے گی تاکہ وہ اسلام کی صحیح تعلیم سے اگر وہ ابھی تک لاعلم اور بے بہرہ تھے تو انہیں کچھ پتہ لگ جائے بشرطیکہ اپنے مقام کو سمجھتے ہوئے انصاف سے اس کو پڑھیں اور غور کریں۔

پوپ کا کہنا ہے کہ قرآن میں کفار اور اہل کتاب سے مختلف سلوک کئے جانے کی تعلیم ہے نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کی تعلیمات بُری اور غیر انسانی تعلیمات ہیں ان کے مطابق آنحضرت ﷺ نے گویا یہ فرمایا کہ اسلام کو تلوار کے زور سے پھیلایا جائے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا خود ہی ایک بات غلط طور پر منسوب کر کے جس کا اسلام کی تعلیم سے دُور کا بھی واسطہ نہیں خود ہی یہ فیصلہ صادر کر دیا کہ یہ خلاف عقل باتیں ہیں جو خدا کے انصاف سے متصادم ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک ذی عقل کو قوت یا زور اور ہتھیار درکار نہیں لیکن آج کل جوان کی بڑی بڑی طاقتیں ہیں یہ ہزاروں میل دور بیٹھی ہوئی قوموں کے معاملات میں دخل اندازی کر کے طاقت کا استعمال کیوں کر رہی ہیں اس کا جواب انہوں نے نہیں دیا۔ پہلے یہ لوگ اپنے لوگوں کو سمجھائیں کہ کیا صحیح کر رہے ہیں اور کیا غلط کر رہے ہیں۔ پھر عیسائیت کی تاریخ میں جو جنگیں ہیں وہ انہیں نظر نہیں آتیں وہ کس کھاتے میں ڈالتے ہیں۔ پھر سپین میں جو کچھ ہوا وہ کس کھاتے میں ہے؟

فرمایا اسلام دین فطرت ہے اس نے یہ تعلیم تو یقیناً نہیں دی کہ اگر کوئی تمہارے ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسرا بھی آگے کر دو جن کو یہ تعلیم دی گئی ہے وہ بتائیں کہ وہ اس پر کس حد تک عمل کر رہے ہیں۔ ان کی تعلیم کا یہی سقم ہے جنہوں نے اس زمانے میں عیسائیوں کو عیسائیت سے دُور کر دیا اتوار کے اتوار جو ہفتے کے بعد چرچ میں جانا ہوتا ہے اس میں بھی اب کوئی نہیں جاتا سوائے بوڑھوں بوڑھیوں کے۔ چرچوں کو انہوں نے دوسرے فنکشنز کے لئے کرایہ پر دینا شروع کر دیا ہے۔ مغربی دنیا میں بے شمار جگہوں پر چرچوں پر ''For sale'' کے بورڈ لگے ہوئے ہیں۔ امریکہ کے ایک پروفیسر ایڈورڈ لوئیس نے لکھا کہ ''بیسویں صدی کے لوگ مسیح کو خدا ماننے کے لئے تیار نہیں۔'' پھر سینٹ جانسن کالج آکسفورڈ کے پریذیڈنٹ لکھتے ہیں: ''یہ بات ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ یورپ اور امریکہ کے مردوں اور عورتوں کا ایک بڑا حصہ اب عیسائی نہیں رہا۔''

فرمایا اسلام کے تعلق سے جبر کا نظریہ جو غیر مسلم پیش کرتے ہیں اس کی کیا حقیقت ہے بیان کرتا ہوں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ: اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعہ یہ اعلان کروا دیا کہ بتا دو دنیا کو کہ اسلام حق ہے اور تمہارے رب کی طرف سے ہے پس جو چاہے اس پر ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کر دے۔ کیونکہ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ کا حکم ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ یعنی اے رسول لوگوں سے کہہ دے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آیا ہے پس جو شخص ہدایت کو قبول کرے گا اس کا فائدہ خود اسی کے نفس کو ہوگا اور جو غلط راستے پر چلے گا اس کا وبال بھی اسی کی جان پر ہے میں کوئی تمہاری ہدایت کا ذمہ دار نہیں ہوں۔

اس کا عملی نمونہ بھی آنحضرت ﷺ نے دکھایا اور خلفاء کرام اور صحابہ کرام نے اس پر عمل کیا۔ حضور نے تاریخ اسلام سے اس کی مثالیں پیش کیں کہ ایک غلام پر بھی دین کے معاملہ میں سختی نہیں کی گئی اور پوپ صاحب کہتے ہیں کہ اسلام میں ظلم اور سختی رکھی گئی ہے پھر قرآن کریم فرماتا ہے قُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۔ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ کہ اے رسول ان لوگوں کو کہہ دے جنہیں کتاب دی گئی ہے اور جو اُمّی ہیں یعنی مشرکین ہیں کہ کیا تم اسلام کو قبول کرتے ہو پس اگر وہ فرمانبرداری اختیار کریں یعنی اسلام قبول کرلیں تو ہدایت پا گئے اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو تیرے ذمہ صرف پہنچا دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ بندوں کو دیکھ رہا ہے یعنی اب خدا کا کام ہے کہ کس سے کیا سلوک کرنا ہے۔ پس یہ اسلامی احکام ہیں اور یہ آخری آیت فتح مکہ کے بعد کی ہے جب طاقت تھی۔ پس بودے اعتراضات کی بجائے ان کو عقل اور انصاف سے کام لینا چاہئے۔ فرمایا اسلام میں جبر کی ایک بھی مثال نہیں ملتی۔ آنحضرت ﷺ پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آپ نے جبر کیا جبکہ آپ کو تو یہ بھی گوارا نہ تھا کہ کوئی منافقت سے اسلام قبول کرے۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک کافر قیدی پیش ہوا اور اس نے آپ سے کہا کہ مجھے قید کیوں کیا گیا ہے؟ میں تو مسلمان ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں پہلے اسلام لاتے تو ٹھیک تھا اب تم جنگی قیدی ہو صرف رہائی حاصل کرنے کے لئے مسلمان بن رہے ہو۔ آپ نے جبر سے اس کو مسلمان بنانا نہیں چاہا۔ بلکہ آپ تو چاہتے تھے کہ دل اللہ کے حضور پیش کئے جائیں۔ چنانچہ بعد میں اس قیدی کو دو مسلمان قیدیوں کی آزادی کے بدلہ میں آزاد کر دیا گیا۔

اسلام میں جنگ کا حکم صرف اس وقت تک ہے جب تک دشمن جنگ کر رہا ہے یا فتنہ کے حالات پیدا کر رہا ہے اور جب حالات نارمل ہو جائیں تو پھر جنگ کا حق ختم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۔ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ یعنی اے مسلمانو تم جنگ کرو ان کفار سے جو تم سے جنگ کرتے ہیں اس وقت تک کہ ملک میں فتنہ نہ رہے اور ہر شخص اپنے خدا کے لئے نہ کسی ڈر اور تشدد کی وجہ سے جو دین بھی چاہے رکھ سکے اور اگر یہ کفار اپنے ظلموں سے باز آجائیں تو تم بھی رک جاؤ کہ تمہیں ظالموں کے سوا کسی کے خلاف جنگی کاروائی کا حق نہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اور اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

پس یہ انصاف تھا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایک انقلاب پیدا کیا اور بعد میں بھی یہ انقلاب پیدا ہوا۔ اگر صحابہ کی زندگی کو دیکھیں تو پتہ لگتا ہے کہ ان کی زندگیوں میں جو انقلاب آیا وہ زبردستی دین بدلنے سے نہیں آتا ہے۔ بلکہ یہ انقلاب اس وقت آتا ہے جب دل تبدیل ہو جائے اسی وقت آتا ہے جب دشمنوں سے بھی ایسا حسن سلوک ہو کہ دشمن بھی گرویدہ ہو جائے۔ چنانچہ عکرمہ کی مثال حضور نے پیش کی اور فرمایا تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے۔

ایک واقعہ حضور نے بیان فرمایا کہ حضرت عمرؓ ایک دفعہ ایسی جگہ سے گزرے، جہاں غیر مسلموں سے جزیہ وصول کرنے میں سختی کی جارہی تھی۔ یہ دیکھکر حضرت عمرؓ فوراً رُک گئے اور غصے کی حالت میں دریافت فرمایا کہ کیا معاملہ ہے عرض کیا گیا کہ یہ لوگ جزیہ ادا نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ ہمیں اس کی طاقت نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ پھر کوئی وجہ نہیں کہ ان پر بوجھ ڈالا جائے جس کی وہ وقت طاقت نہیں رکھتے۔ انہیں چھوڑ دو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص دنیا میں لوگوں کو تکلیف دیتا ہے وہ قیامت کے دن خدا کے عذاب کے نیچے ہوگا۔ چنانچہ ان لوگوں کو جزیہ معاف کر دیا گیا۔

کئی ایک واقعات تاریخ اسلام اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پیش فرمانے کے بعد حضور نے فرمایا انصاف پسند عیسائی، مستشرقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں کیا کہتے ہیں اس کی بھی میں چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ حضور نے کارلائل، سر ولیم میور، ایڈورڈ گبن، جان ڈیون پورٹ، ٹالسٹائی اور برناڈ شاہ کی وہ باتیں پیش کیں جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن مجید اور اسلام کی مدح و شان میں کہی ہیں۔

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2005

نظام وصیت کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں

محترم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ۔

هو الذی بعث فی الامین رسولاً منهم یتلوا علیهم ایته ویزکیهم ویعلمهم الکتب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین. واخرین منهم لما یلحقوا بهم. وهو العزیز الحکیم (سورة الجمعہ آیت 3-4)

خداوند قدوس کی کتاب لاریب فیہ میں ارشاد خداوندی ہے۔

''وہی ہے جس نے عرب کے امین میں جو کھلی گمراہی میں ڈوبے ہوئے تھے انہیں میں سے رسول مبعوث کیا، جو ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا اور ان کا تزکیہ کرتا ہے'' اور وعدہ یہ بھی تھا کہ'' وہ آخرین میں بھی مبعوث کرے گا'' اور اس کے ذریعہ دین حق کو ادیان عالم پر غلبہ عطا کرے گا''۔

صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ جب ابو ہریرہؓ کی پیاسی روح نے دریافت کیا کہ' وہ کون لوگ ہوں گے'' تو پیغمبر حق آگاہ نے سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے تو ان میں سے ایک مرد اسے واپس لائے گا اور صحیح مسلم میں یوں مذکور تھا کہ وہ عیسیٰ بھی ہوگا اور مہدی بھی ہوگا اور ابن ماجہ میں ابن حارث کی روایت سے پیغمبر خدا نے یوں بھی فرمایا کہ'' مشرق سے کچھ لوگ نکلیں گے جو مہدی کی راہ ہموار کریں گے'' شیعہ روایات میں حضرت علیؓ کا قول یوں درج ہے کہ'' آل محمد میں سے ایک مرد مشرق سے ظاہر ہوگا اور اس کی خوشبو کستوری کی طرح مغرب میں پھیل جائے گی اور ایک ماہ تک رعب اس کے آگے چلے گا''

تواریخ و تذکروں میں لکھا ہے کہ اسلام کی پہلی تین صدیوں کے بعد ارض ہند میں اولیاء اللہ کی ایک کہکشاں اتر آتی تھی۔ لاہور میں داتا گنج بخش، اجمیر میں خواجہ معین الدین چشتی ملتان میں بہاء الدین ذکریا پاکپتن میں فریدالدین گنج شکر لوگوں کو اسلام کے عالمگیر محبت اور اخوب کے پیغام سے روشناس کرواتے رہے۔ ان کے علاوہ شاہ ولی اللہ، سید احمد سرہندی، سید احمد شہید بریلوی آنے والے کی راہ ہموار کرتے رہے۔

چنانچہ سرزمین حجاز سے مشرق میں واقع یہ خطہ ء ارض کہ جس کے بارہ میں اقبال نے کہا

چشتی نے جس زمین میں پیغام حق سنایا
نانک نے جس چمن میں وحدت کا گیت گایا
میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے

اسی سرزمین ہند کے صوبہ پنجاب کی تحصیل بٹالہ میں واقع اس بستی قادیان میں وہ کرشن کنہیا مسیح موعود اور مہدی معہود، محمد مصطفیٰ کا غلام حضرت میرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں ظاہر ہوا، اور یہ صدا دی:

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو ازز میں آمد امام کامگار

قرآن حکیم میں یہ بھی لکھا تھا کہ جنتی ہوں گے ایسا **بقون ثلةٌ من الاولین وقلیل من الاخرین** اور جنتی ہوں گے **اصحاب الیمین ثلة من الاولین وثلة من الاخرین**۔

''السابقون'' جیسا اولین میں ہیں ویسا ہی آخرین میں بھی ہوں گے اور'' اصحاب الیمین' جیسا اولین میں ہیں ویسا ہی آخرین میں بھی ہوں گے۔

اور صحیح مسلم میں نواس بن سمعان سے مروی ایک حدیث کے مطابق رسول ﷺ نے فرمایا کہ جب عیسیٰ آئے گا تو وہ لوگ جو دجال کے فتنہ سے بچائے جائیں گے ان کو تسلی دے گا اور ان کو جنت میں ان کے درجات بتائے گا۔ **یحدثهم بدرجاتهم فی الجنة**۔ وہ امام الآخرین مسیح موعود اور مہدی معہود جب آیا تو اس کے ساتھ مذہبی دنیا کی مردہ زمین سیلاب کے شور سے جی اٹھی اور اپنوں اور بیگانوں نے تسلیم کیا کہ'' اس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو وہ دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا، اُس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ اُس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے۔ وہ شخص مذہبی دنیا کیلئے ۳۰ برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ اور شور قیامت ہو کے خفتگانِ خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا۔ اُس کے ذریعہ سے آخرین کی یہ جماعت قائم کی گئی۔

ایسے وجود اور خدا کے مامورین جن کیلئے انسانیت کو صحیفوں اور نوشتوں اور بشارات کے ذریعہ صدیوں سے تیار کیا جا رہا ہو، وہ صرف برسوں اور دہائیوں کے لئے نہیں آیا کرتے۔ ان کے کام انکی حیات ارضی کے ساتھ ختم نہیں ہو جایا کرتے۔ وہ دنیا میں ایک انقلاب کی بنیاد رکھنے کیلئے آتے ہیں ایک نئی زمین اور آسمان کی بنیاد ان کے ہاتھوں سے رکھی جاتی ہے۔

آنحضرت ﷺ کی اُمت میں ہر دور میں کاملین کا وجود موجود رہا ہے، بے شمار صلحاء اور اولیاء غوث، قطب اور ابدال امت میں پیدا ہوئے ہیں۔ ایسے ایسے بزرگ جن کو انبیاء بنی اسرائیل کی مانند قرار دیا جائے مگر قرآن و حدیث میں دو جماعتوں کا خصوصیت کے ساتھ ذکر موجود ہے جن کو اولین اور آخرین کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ قرآن شریف سے خوب ظاہر ہے اور حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب میں سے آئینہ ء کمالات اسلام: تحفہ گولڑویہ: ازالہ اوہام: حقیقت الوحی: اعجاز المسیح : نور الحق: کے علاوہ اپنی متعدد ملفوظات میں تفصیل سے بیان فرماتا ہے کہ اولین اور آخرین دو مختلف جماعتیں ہیں۔ پس اس نے ہدایت، مدد اور نصرت کے زمانہ کو دو حصوں میں تقسیم کردیا ہے۔ ایک زمانہ تو نبی کریم ﷺ کا ہے اور ایک زمانہ اس امت کے مسیح کا ہے'' حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اغراض جن کی تکمیل آخرین کی اس جماعت کے ذریعہ مقدر تھی وہ مقدر آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق احیاء اسلام اور قیام شریعت ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک کشف کی روشنی میں گویا ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان تخلیق کرتا ہے۔ کام بہت بڑا تھا اور ان کی زندگی محدود۔

آج سے ٹھیک ایک سو برس پہلے حضرت مسیح موعود نے رسالہ الوصیت تحریر فرمایا۔ اسی رسالہ الوصیت میں جماعت احمدیہ میں نظام نظام وصیت جاری کیا گیا ہے۔ یہ نظام آج میرے خطاب کا موضوع ہے یعنی'' نظام وصیت اور اس کی برکات''۔ رسالہ الوصیت آیت استخلاف کے مطابق خلافت علی منہاج النبوۃ کے قایم اور اسلامی نظام اقتصادیات کے احیاء پر مبنی ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود نے اپنے زمانے اور آنے والے زمانوں کے لئے ایک نظام کی بنیاد رکھی جس کے روحانی، اخلاقی اور مالی قربانی کے تقاضے ہیں۔ جس کے ذریعہ ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان اور ایک نظام نو کا قیام مقدر ہے۔

سو مبارک ہیں وہ لوگ جو گوش حقیقت نیوش سے خدا کے مسیح کا کلام سنیں اور اس بشارت کے مصداق و مستحق ٹھہریں۔

نظام وصیت کیا ہے؟

اپنے متبعین کو نصیحت اور وصیت کرنا سنت انبیاء بھی ہے اور ہر راست باز اپنی اولاد کو اس قسم کی نصیحتیں کیا کرتا ہے، خاص طور پر اپنی موت کے وقت اپنی اولاد کو نصیحت کرنا تو ایک ایسی عام بات ہے جس کا نظارہ ہمیں لاکھوں آدمیوں کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ لیکن دنیا والوں کی وصیتوں اور مامورین کی وصیتوں میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ دنیا والوں کی سوچ محدود، خود غرض، ان کی دولت فانی، ان کی وصیتیں محدود، ان پر عملدرآمد غیر یقینی اور ان کا مفاد زوال پذیر ہوتا ہے۔ مگر مامورین کی فکریں جاودانی، انکی دولت لافانی اور فیض غیر منقطع ہوتا ہے۔ آج ہم صرف وصیت کا ذکر نہیں کر رہے بلکہ ایک مامورین من اللہ کی وصیت پر مبنی نظام وصیت کا ذکر کر رہے ہیں۔

جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ الوصیت کا تفصیل سے جائزہ لیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ رسالہ الوصیت تین طرح کے مضامین کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔

۱۔ جماعت کیلئے تسلی اور بشارات،

۲۔ قدرت نمائی یعنی قدرت ثانیہ کے ظہور اور

۳۔ جماعت کیلئے تربیتی نصائح اور وصیت کے ذریعہ انفاق فی سبیل اللہ اور مالی قربانی اور اس کے بدلہ میں جنت کی بشارت کے مضامین پر محیط ہے۔ یہ حضور کی اپنی وصیت اپنی جماعت کیلئے ہے۔

حضور کی ان دنوں کی کیفیات کا اندازہ ملفوظات کے حوالہ سے ہوتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

''غم اس بات ہے کہ ابھی جماعت کچی ہے اور پیغام موت آرہا ہے گویا جماعت کی حالت اس بچہ کی سی ہے جس نے ابھی دو چار روز دودھ پیا اور اس کی ماں مرجائے''۔

حضور کو اپنی کوئی ذاتی فکر نہیں تھی اگر کوئی فکر تھی تو جماعت کے بارے میں تھی آپ نے اس کام کے بارے میں تھی جس کیلئے آپ مبعوث کئے گئے تھے ان مقاصد کیلئے آپ مبعوث کئے گئے تھے ان مقاصد کیلئے تھی جو ابھی تشنہ تکمیل تھے اور اس جماعت کیلئے تھی جو آپ نے قائم فرمائی تھی اس پودے کیلئے تھی جو آپ کے ہاتھوں خدا نے لگایا تھا اور جس کا تناور درخت ہونا ابھی باقی تھا۔

تسلی اور بشارات

چنانچہ اسے رسالہ الوصیت میں حضور اپنی جماعت کو تسلی دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

'' وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا''

'' یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کردے گا خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔

نیز فرمایا

'' خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتیں زمین پر اُتریں گی کچھ تو اُن میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی۔ اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد''۔

قدرت ثانیہ یعنی خلافت

اس طرح جماعت کو اپنی وفات کے صدمہ کیلئے تیار کر کے خدائی بشارات کے ذریعہ تسلی دی اور پھر اس کے بعد یہ بیان فرمایا کہ جس مقصد کی خاطر آپ مبعوث و مامور ہوئے تھے ان مقاصد کا تسلسل کس طرح سے ہوگا اور اس ضمن میں اللہ تعالیٰ کی سنت اور قدرت ثانیہ کا ذکر فرمایا۔

"یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللہ لا غلبن انا و رسلی اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اُس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد کو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں"۔

غرض" دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے"۔

پھر فرمایا:۔

" میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو"۔

مزید فرمایا:۔

"اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا"۔

چنانچہ رسالہ الوصیت کا بنیادی مضمون یہ ہے کہ خدا اس سلسلہ کو ضائع نہیں کرے گا اور جس کام کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے اس کے تا قیامت جاری رہنے کیلئے آیت استخلاف کے وعدہ کے مطابق خلافت علی منہاج النبوت جاری فرمائے گا۔

تقویٰ کی نصیحت

جماعت کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کی بشارات اور قیام خلافت کی خوشخبری دینے کے بعد حضرت ابراہیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی توحید اس کی ذات وصفات اور دیگر تمام بنیادی عقائد کی طرف جماعت کو توجہ دلائی اور نہایت تفصیل اور دردمندی کے ساتھ جماعت کو تقویٰ اور نیکی اور انسانی ہمدردی کے بارے میں نصیحت فرمائی اور فرمایا:۔

"اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کیلئے وہ راہ اختیار کرو جو اُس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو"۔

"درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اُس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اُس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اُس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا"۔

"اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے"۔

جائیداد کی وصیت کی تحریک

جماعت کو تسلی اور بشارات اور تقویٰ کی نصائح فرمانے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک مکاشفہ کا ذکر کیا اور فرمایا:

"اور مجھے ایک جگہ دکھلائی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں"۔

حضرت مسیح موعود نے جو کچھ کشف میں دیکھا اسی صورت میں ظاہرا طور بھی کر دیا۔ اور اس کیلئے زمین تجویز کر کے بہشتی مقبرہ کے قیام کا اعلان فرمایا، اور فرمایا:

"چونکہ اس قبرستان کیلئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیھا کل رحمۃ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اُتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اُس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کیلئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے اُن شرائط کے پابند ہوں"

اس کے بعد حضور نے ان شرائط کا ذکر فرمایا جو بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کیلئے ضروری ہیں ان میں ایک شرط یہ ہے کہ:۔

"تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اُس کی موت کے بعد دسواں حصہ اُس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اس سے کم نہیں ہوگا"۔

رسالہ الوصیت کی اشاعت کے بعد مجلس معتمدین کے اجلاس اول میں یہ بھی قرار پایا کہ:

"جو احباب کوئی جائیداد نہیں رکھتے مگر آمدنی کی کوئی سبیل رکھتے ہیں وہ اپنی آمدنی کا کم از کم 1/10 حصہ ماہوار انجمن کے سپرد کریں ...لیکن ان کو وصیت کرنی ہوگی ان کے مرنے کے بعد کم از کم 1/10 حصہ کی مالک انجمن ہو"۔

گویا نظام وصیت میں جو کم سے کم قربانی طلب کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ موصی زندگی بھر اپنی آمدنی کا دسواں حصہ اغراض دینیہ کیلئے ادا کرتا رہے۔ اور زندگی بھر کا جو اندوختہ بصورت جائیداد ترکہ میں چھوڑے اس کے 1/10 کی وصیت اغراض دینیہ کے لئے انجمن کے حق میں کرے۔

پھر فرمایا کہ،

"اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو"۔

"ہر ایک صالح جو اُس کی کوئی بھی جائیداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کیلئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے"۔

انتظام و انصرام

نظام وصیت کے ذریعہ حاصل ہونے والے اموال کے اغراض و مقاصد اور انتظام و انصرام کے بنیادی خدوخال بھی حضرت مسیح موعود نے خود واضح فرما دیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

☆..... " یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی"

☆..... وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کیلئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کریں گے"

☆..... ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے" ان امور کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے۔

☆..... ان اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے"۔

☆..... اشاعت اسلام کیلئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے۔

☆..... اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا

آپ فرماتے ہیں:

☆..... " جائز ہوگا کہ اس انجمن کی تائید اور نصرت کیلئے دور دراز ملکوں میں اور انجمنیں ہوں جو ان کی ہدایت کی تابع ہوں۔

☆..... جائز ہوگا کہ اگر وہ ایسے ملک میں ہوں کہ وہاں سے میت کو لانا متعذر ہے تو اُسی جگہ میت دفن کر دیں اور ثواب سے حصہ پانے کی غرض سے ایسا شخص قبل از وقت وفات اپنے مال کے دسویں حصہ کی وصیت کرے۔

☆..... اُس وصیتی مال پر قبضہ کرنا اُس انجمن کا کام ہوگا جو اُس ملک میں ہے"

☆..... یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دور از قیاس باتیں ہیں۔ بلکہ یہ اُس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال جمع کیونکر ہوں گے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے بلکہ مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں گے وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں اور دنیا سے پیار نہ کریں۔ سو میں دعا کرتا ہوں کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں جو خدا کے لئے کام کریں"۔

نیز فرمایا کہ " تم اشاعت دین کیلئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے" اپنے رسالہ کے الوصیت کے اختتام پر فرمایا:

☆..... مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اُس کو مشتہر کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں اور اپنی آئندہ نسل کیلئے اسکو محفوظ رکھیں اور مخالف کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دیں اور ہر ایک بدگو کی بدگوئی پر صبر کریں اور دعا میں لگے

رہیں۔ واخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین۔

حضور کے ارشادات کی روشنی میں نظام وصیت ایک بین الاقوامی نظام ہے جو مستقبل میں بے انتہا وسعت اختیار کرنے والا ہے۔

رسالہ الوصیت کے حاشیہ میں آپ نے تحریر فرمایا:۔

’’کوئی نادان اِس قبرستان اور اس نظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے انسان کا اس میں دخل نہیں۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہوسکتا۔ ہے کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کردے گی بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا‘‘۔

’’وصیت کا ہرگز یہ مقصد نہ تھا کہ کوئی اس زمین میں دفن ہونے سے بہشتی ہو جائے گا‘‘ حضرت مسیح موعودؑ کو جو قبرستان کشفی طور پر دکھایا گیا وہ عالم موجودات میں اس وقت موجود کوئی قبرستان نہیں تھا، جس میں لوگ مدفون ہوں اور اُن کے بارہ میں بتایا جارہا ہو کہ یہ بہشتی ہیں بلکہ ایسے برگزیدہ لوگوں کی قبریں کشاد کھائی گئی تھیں جن کیلئے جنت کی بشارت دی گئی۔ گویا حضرت مسیح موعود کی معیت کی خوش خبری تھی۔ جس کا مضمون سورۃ الواقعہ اور صحیح مسلم کی حدیث کے مطابق ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے سیر روحانی کے نام سے اپنے سلسلہ تقاریر میں مقبروں کی اہمیت اور حقیقت کے بارہ میں ایک لطیف مضمون بیان فرمایا ہے اور قرآن کریم اور حدیث سے استنباط کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ قبر سے مراد وہی مقام ہے جس میں سب ارواح رکھی جاتی ہیں نہ کہ مادی قبر جو ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتی۔ ہر شخص کے عمل چھوٹے ہوں یا بڑے اس مقبرہ میں محفوظ رکھے جاتے ہیں تا کہ مقبرہ کی جو اصل غرض ہے کہ انسان کی گزشتہ زندگی کا نشان قائم رہے وہ پورا ہو۔ اور مرنے میں محفوظ رکھے جاتے ہیں تا کہ مقبرہ کی جو اصل غرض ہے کہ انسان کی گزشتہ زندگی کا نشان قائم رہے وہ پورا ہو۔ اور مرنے والوں کا صحیح مقام روحانی مقبرہ سے ہی ظاہر ہوتا ہے۔ اس انتظام میں ہر ایک کا مقبرہ ہے اور ہر ایک مقبرہ اس کے درجہ کے مطابق ہے اور یہی انتظا مقبروں کی غرض کو پورا کرنے والا ہے اس میں صرف نام یہ شہرت ظاہری کے مطابق مقبرہ نہیں بنتا بلکہ خالص عمل اور حقیقی درجہ کے مطابق مقبرہ بنتا اور یہ مقبرے گویا مرنے والوں کے صحیح مقام کو ظاہر کرتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ تمہارے مرنے کے بعد ان قبروں کی حفاظت کا کون ذمہ دار ہوسکتا ہے۔ ممکن ہے کہ بعد میں آنے والے ان قبروں کو اکھیڑ کر ان میں اپنے مردے دفن کردیں اور تمہارے مردوں کا کسی کو نشان تک بھی نہ ملے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے ہاں جو مقبرہ بنتا ہے اسے کوئی شخص اکھیڑنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ پس اپنی قبریں اس جگہ بناؤ جہاں خدا تعالیٰ تمہاری قبروں کی حفاظت کا خود ذمہ دار ہوگا۔ اور اگر دنیا میں اپنی قبریں کسی اچھی جگہ بنانے کی خواہش رکھتے ہو تو پھر بہشتی مقبرہ میں بناؤ اور یاد رکھو کہ اگر وصیت کے بعد تم کسی مقام پر قتل کردئے جاتے ہو یا کسی چھت کے نیچے دب کر ہلاک ہو جاتے ہو یا آگ میں گر کر جل جاتے ہو یا دریا میں غرق ہو جاتے ہو یا شیر کا شکار بن جاتے اور اس طرح بہشتی مقبرہ میں تمہارا جسم دفن نہیں ہوسکتا تو مت سمجھو کہ تمہارا خدا تمہیں ضائع کردے گا۔

زندگی جہد مسلسل اور موت کی جانب ایک جاری سفر ہے اور اس کا مقصد و منتہاء موت کے بعد جنت اور رضائے الٰہی کا حصول جنت کے درجات کا حصول۔ عمل اور قربانی کے بغیر نہیں۔ اولین سے بھی قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا جو اس دور کے تقاضوں کے مطابق تھا اور آخرین سے بھی مطالبہ زمانہ کے تقاضوں کے مطابق کیا گیا۔ صحابہ سے ہم رنگ ہونے کیلئے صحابہ کا سارا اخلاص اور وفاداری اور ارادت بھی ہونی چاہئے۔

جو چیز بھی اہم مطلوب ہو اس کے حصول سے پہلے انسان چاہتا ہے کہ مجھے پہلے سے معلوم ہو جائے کہ یہ ضرور مل جائے گا اور میں اسمیں ضرور کامیاب ہوں گا اس لئے جنت جیتے مطلوب کے حصول کے تیقن کو تو بہت چاہتا ہے مگر دنیا میں اس تیقن کا حصول بہت ہی مشکل اور عزیر الوجواد امر ہے۔ سورۃ التوبۃ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کے جان و مال اس وعدہ پر خرید لئے ہیں کہ ان کو جنت ملے گی اور اللہ سے بڑھکر اپنے وعدہ کو پورا کرنے والا کون ہے۔ لیکن اہل ایمان کو دھڑ کا لگا رہتا ہے کہ ہم اپنے سودے میں پورے بھی اترے یا نہیں اور ہر شخص فکر میں ہوتا ہے کہ اس بیع کی میزان میں ہمارا پلڑا برابر ہوا یا نہیں کیونکہ انسان کا دل اس بات کا خواہاں ہوتا ہے کہ اسے کس طرح پتہ لگے کہ خدا کی رضا اسے حاصل ہوگئی ہے یا نہیں۔ اور ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ کی مرضی اور منشاء معلوم کرنے کے ذرائع مختلف ہوتے ہیں اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں کی تڑپ معلوم کر کے وصیت کے قوائد کے ذریعہ بتایا کہ اگر تم میں ایسا اخلاص ایسا ایمان اور ایسا تعلق باللہ ہو تو سمجھ لو کہ تم جنتی ہوگئے۔

جماعت آخرین میں شمولیت کی ایک بنیادی شرط یہ قرار دی گئی کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ آخرین کی جماعت جب قائم کی گئی تو آخرین میں شامل ہونے کی ایک اہم شرط یہ اقرار قرار دی گئی کہ ’’میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا‘‘۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جب بہشتی مقبرہ کیلئے دعا فرمائی تو اس میں بھی یہ فرمایا۔

’’اور میں دُعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اس کو بہشتی مقبرہ بنادے اور یہ اس جماعت کے پاس دل لوگوں کی خواہ گاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرلیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہوگئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یارب العالمین۔

رسالہ الوصیۃ میں حضرت مسیح موعودؑ نے پھر فرمایا کہ ’’اس وقت کے امتحان میں بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے۔

نیز فرمایا کہ جو لوگ دسواں حصہ جائداد کا خدا کی راہ میں دیں ’’وہ اپنی ایمان داری پر مہر لگا دیتے ہیں‘‘ اور حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ ’’وصیت دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت ہے‘‘ نیز فرمایا کہ ’’وصیت معیار ہے مومنوں کے ایمان کو پرکھنے کا‘‘ اور فرمایا ’’وصیت کرنا اور اس پر قائم رہ کر مقبرہ بہشتی میں دفن ہونا دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے اقرار کو پورا کرنا ہے‘‘ نیز فرمایا ’’جو لوگ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ان کا اقرار پورا ہوا یا نہیں ان کے لئے یہ وصیت کا طریق ہے اس پر عمل کرنے سے وہ اپنے اقرار کو پورا کر سکتے ہیں کیونکہ وصیت میں شرط ہے کہ

جو ان شرائط کے ساتھ اپنے آپ کو پیش کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے جنتیوں میں شمار کرتا ہے۔

جو منشاء وصیت کا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے ایک ادنیٰ قربانی طلب کی ہے جو اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ ’’جو شخص اس قدر قربانی کرتا ہے اس کے نفس میں اصلاح ہے اور جو اتنی قربانی کردے اس کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ جنتی ہے‘‘۔ ’’وصیت آزمائش ایمان کا ذریعہ ہے۔ وصیت پیمانہ ہے ایمان کو ناپنے کا اور وصیت آئینہ ہے اپنی شکل دیکھنے کا‘‘ وصیت پیمانۂ وفا ہے۔ وصیت آئینۂ صدق وصفا ہے۔ وصیت جادۂ منزلِ اتقا ہے۔ وصیت جماعتِ آخرین کے سابقون اور اصحاب الیمین میں شامل ہونے کی نوید ہے۔

نظامِ وصیت کی برکات

نظام وصیت کی برکات کا دائرہ بھی انفرادی، جماعتی اور عالمی برکات پر پھیلا ہوا ہے۔ لغوی اعتبار سے لفظ برکت کے اندر میدان جنگ میں ثبات قدم کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے، پانی کے ذخیرہ کو بھی برکۃ کہتے ہیں۔ کسی شے میں الٰہی خیر کا وجود ایسی الٰہی خیر جس کا مصدر غیر محسوس ہو اور جو اپنی کیفیت و مکیت میں نہ شمار کیا جاسکتا نہ احاطہ کیا جاسکے۔ ایسی خیر جو بظاہر نقصان نظر آتی ہو مگر دراصل خیر اپنے اندر رکھتی ہو۔ (مفردات راغب) نظام وصیت کی برکات ان تمام معنوں پر محیط ہیں اس کی برکات کا صحیح معنوں میں شمار یا احاطہ کرنا مشکل ہے۔ مگر دیکھا جائے تو اس نظام میں شامل ہونے والوں کیلئے انفرادی اور جماعتی برکات کے علاوہ عالمی یا بین الاقوامی برکات بادی النظر میں بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔ جیسا کہ عرض کیا گیا، یہ ایک مربوط نظام ہے۔ جس میں خلافت تقویٰ کے اعلیٰ معیار اور مالی قربانی آپس میں یکجا ہو کر ایک دوسرے کی تقویت کا باعث بنتے ہیں۔

نظام وصیت کے ساتھ وابستہ پہلی برکت تو یہ ہے کہ نظام وصیت حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی زندگی میں جاری فرمایا، اغراض و مقاصد خود بیان فرمادئے اور اس نظام کو اپنی دعاؤں سے برکت بخشی۔ کون ہے جو ان دعاؤں کو پڑھے اور ان کا وارث بننے کیلئے بے قرار نہ ہو اٹھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی وصیت میں اپنے بیٹوں کو تاکید اور نصیحت کی اور کہا۔

’’اے میرے بیٹو اللہ نے اس دین کو تمہارے لئے چن لیا ہے تم اسی دین پر جینا اور اسی پر مرنا‘‘ اور ’’تمہارا فرض ہے کہ ہمیشہ ربّ العالمین کے فرمانبردار ہو اور خدا تعالیٰ کی اطاعت میں اپنی زندگی بسر کرو اور ’’تمہارا فرض ہے کہ ہمیشہ ربّ العالمین کے فرمانبردار ہو اور خدا تعالیٰ کی اطاعت میں اپنی زندگی بسر کرو تا کہ جب موت آئے تو وہ تمہیں اطاعت کے سوا اور کسی حالت میں نہ پائے‘‘۔

جب حضرت یعقوب علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو اُنہوں نے بھی اپنے بیٹوں سے یہ اقرار لیا کہ وہ ان کے بعد خدائے واحد کی پرستش کریں گے اور اسی کے فرمانبردار رہیں گے۔

حضرت یعقوب کی اس وصیت کے بارے میں طالمود میں پیدائش باب 49 آیت ۲ کی تفسیر میں لکھا ہے:۔

’’اس وقت کہ ہمارے باپ یعقوب نے اس دنیا کو چھوڑا اس نے اپنے بارہ بیٹوں کو اکٹھا کیا اور ان سے کہا، اپنے باپ اسحٰق کی بات کو سنو، کیا تمہارے دلوں میں قدوس خدا کے متعلق کوئی شبہ ہے؟ انہوں نے کہا سن اے اسرائیل ہمارے باپ جس طرح تیرے دل میں کوئی شبہ نہیں اس طرح ہمارے دل میں بھی نہیں کیونکہ وہ آقا ہمارا خدا ہے اور وہ ایک ہے‘‘

ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے قریب خطبہ حجۃ الوداع ارشاد فرمایا اور فرمایا:۔

’’لوگو میری بات سنو دیکھو میں جانتا نہیں کہ شاید اس سال کے بعد اس جگہ تم سے کبھی نہ ملوں‘‘۔

یہ فرمانے کے بعد آپ نے ایک لمبا خطبہ ارشاد فرمایا جو انسانی حقوق کے عالمی منشور کی حیثیت رکھتا ہے جس میں اُمت کو نصائح فرمائیں اور آخر میں فرمایا:

’’فلیبلغ الشاھد الغائب‘‘ کہ جو حاضر ہیں وہ میری اس بات کو ان تک پہنچادیں جو موجود نہیں۔ یعنی قیامت تک یہ پیغام نسل در نسل پہنچانے کیلئے ارشاد فرمایا۔ نیز فرمایا:

’’میں نے ہر حکم تمہیں پہنچا دیا اور میں تمہارے اندر ایک ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں اگر اسے مضبوطی سے پکڑے رکھا تو کبھی گمراہ نہ ہوگے اور وہ کھلی ہوئی چیز ہے۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ‘‘۔

اورفرمایا:۔

''لوگوتمہارارب ایک ہے تمہاراباپ بھی ایک تھا۔ پس ہوشیار ہوکرسن لوعربوں کوعجمیوں پرکوئی فضیلت نہیں اورنہ عجمیوں کوعربوں پرکوئی فضیلت ہے۔اسی طرح سرخ وسفید رنگ والے لوگوں کو کالے رنگ والے لوگوں پرکوئی فضیلت نہیں اورنہ کالے لوگوں کو گوروں پرکوئی فضیلت ہے۔ افضل وہی ہے جونیکی میں آگے نکل جائے''

دوسرے نظام وصیت اور اس میں شامل ہونے والوں کیلئے پرسوز اورخدا کے عرش کو ہلا دینے والی دعائیں ہیں جن کی فیوض اور برکات کا شمار نہیں ہوسکتا۔

☆۔نظام وصیت صرف بعد از مرگ جنت کی بشارت نہیں دیتا بلکہ اس دنیا میں بہشتی زندگی کی دعوت دیتاہے جس کاانعام آخرت میں جنت کی بشارت ہے گویادنیا کی ظلمات میں آخرت کے اجالوں کی کھڑکی کھول دیتاہے۔

☆نظام وصیت قناعت اورایثار کی راہوں پرڈال کر انفاق فی سبیل اللہ کی خاطرنشاط کاربھی عطا کرتا ہے۔ انفرادی سطح پر نظام وصیت نشاط کارکوفزوں تر کرنے کاباعث ہونے کی وجہ سے پیداواری صلاحیتوں اضافہ کاباعث ہونے کیساتھ ساتھ انفرادی سطح پر قناعت پیدا کرنے کاذریعہ ہے۔ ایک عجیب نظام ہے جونیکی کے لئے ہوس بڑھاتا ہے اور مال کے بارہ میں قناعت پیدا کرتا ہے دنیا کے تمام فساد کی جڑ دولت کی ہوس اور عدم قناعت اور نیکی اورخداترسی کا فقدان ہے۔ نظام وصیت ایک ہی تیر سے دو کار گرنشانے لگاتا اور دنیا کی بہت سی معاشی بدحالیوں کے خاتمہ کااہتمام کرتاہے۔

☆۔ایسا نظام ہے جودولت کی ہوس سے آزاد کرکے نیکیوں کی حرص بڑھاتا ہے☆ نظام وصیت اموال میں برکت عطا کرتاہے...... حضرت مسیح موعودؑ اسلامی اصول کی فلاسفی میں جواصول بیان فرمایا ہے کہ انسان کی ظاہری اور مادی حالتیں اور افعال اس کی باطنی اورروحانی حالتوں پراثرانداز ہوتے ہیں۔

یوں نظام وصیت میں مادی اور مالی قربانی، روحانی پژمردگی کو دور کرکے شگفتگی اورنمو عطا کرتی ہے۔ اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار کی طرف لے جاتی ہے۔

☆۔موصیان کے ذریعہ ہی قرآنی انوارتمام عالم میں پھیلیں گے۔ (صفحہ ۴۶) یہ وہ نظام ہے جواس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی یقین دہانی کرانے والانظام ہے۔یہ وہ نظام ہے جودین کی خاطر قربانیاں دالی جماعت کانظام ہے(صفحہ ۲۶) خلیفۃ المسیح خامس☆ یہ ایک ایساانقلابی نظام ہے کہ اگرنیک نیتی سے اس میں شامل ہو جائے اور شامل ہونے کیبعد جیسا کہ آپ نے فرمایا اپنے اندر بہتری کی کوشش کی جائے تو اس نظام کی برکت سے روحانی تبدیلی جوکئی سالوں کی مسافت ہے دنوں اور گھنٹوں میں طے ہوجائیگی۔(صفحہ ۲۶)خلیفۃ المسیح خامس۔

اجتماعی اور جماعتی برکات

☆۔اجتماعی اور جماعتی برکات کا جائزہ لیں تو خلافت اوراس کااستحکام جماعت مومنین کے عمل صالح اورتقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کے ساتھ وابستہ ہے۔اور یوں نظام وصیت خلافت کے ساتھ وابستہ ساری برکات اپنے اندر رکھتاہے۔

☆۔جیسے خلافت نورنبوت کوممتد کرنے اوردوام عطاکرنے کا ذریعہ ہے، نظام وصیت کارنبوت کوممتد کرنے اوردوام عطاکرنے کاذریعہ ہے۔

☆۔نظام وصیت انفاق فی سبیل اللہ کی منتشر جدوجہد کو مربوط کرتا ہے اور اسے جہت اور Direction مہیاء کرتاہے۔ پیاسی زمین پرپانی کے قطرات زمین کی پھیلی ہوئی وسعتوں پرگریں تو بخارات بن کر اڑ جائیں...... یا جذب ہوکر بھی وہ نتائج پیدانہیں کرسکیں گے جوہی قطرے نشیب میں جمع ہوکر پیدا کرسکتے ہیں۔ بلکہ آج کی دنیا میں ہم اس حقیقت سے پوری طرح واقف ہوچکے ہیں پانیوں سے بھرے ہوئے بہتے دریا بھی وہ نتائج پیدا نہیں کرسکتے جودریاؤں کے پانی کو بند باندھ کراور پانی کے بہاؤ کوایک رخ عطا کرکے یا اس کی مقدار کو ایک نظام کے تحت ضبط میں لاکر پیدا کئے جاسکتے ہیں۔ عربی زبان میں برکہ ایک تالاب کو کہتے ہیں جس میں چاروں طرف سے پانی آکرجمع ہوجاتاہے۔

نظام وصیت محض اموال کو یکجا کرنے کا نام نہیں بلکہ ایک خداترس، انسان دوست، ہمدرد، غمگسار، ایثار پسند، قانع اور ہموار معاشرہ کی تشکیل کے ذریعہ حرص و ہوا سے آزاد فضا میں اموال کے با۔۔ فروغ اور بامقصد استعمال کی راہیں کھولتاہے۔

اصحاب الیمینمیں ثلۃ من الآخرین کودی گئی جنت کی بشارت کے اظلال یقیناً اس نظام میں موجود ہیں جس آخرین کیلئے جنت کی بشارت کاذریعہ قراردیا گیا۔

نظام وصیت کی برکتیں اور سائے صدیوں تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ثلۃ من الآخرین کو جنت میں جس ظل ممدود کی بشارت دی گئی ہے۔ اس کے بارہ میں بخاری کتاب التفسیر میں ابوہریرہ سے مرفوع روایت درج ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک اتنابڑادرخت ہے جس کے سایہ میں ایک سوار سو برس تک چلتارہے تو سایہ ختم نہ ہو۔

سدرمخصودسایہ داربیریاں، بریاں مگرکانٹوں سے آزاد۔ گھنے سایہ والی اورپھلوں سے لدی ہوئی۔ تپتے ہوئے صحراؤں میں ایسی بیریوں کی بشارت۔ اور کیلوں کے جھنڈ جو پانیوں کی فراوانی پردلالت کریں اور یوں خشکی اور تری کی نعمتوں کا احاطہ کرنے والی بشارات۔ ان کے اظلال نظام وصیت کے پھیلاؤ اور اس میں کانٹوں کے نہ ہونے کامفہوم متصور ہوسکتا ہے۔ دنیا میں بہت سے پھل اور خوشنما پھول بسا اوقات اپنے ساتھ کانٹے بھی رکھتے ہیں مگر جس جنت کا وعدہ کیا گیا اس کے پھل کانٹوں سے پاک اور پیڑ پھلوں کے بوجھ سے لدے ہوئے ہونے سے یہ برکات اس دنیا میں نظام وصیت کے ساتھ متصور ہوسکتی ہیں۔

عالمی اور بین الاقوامی برکات

وصیت کی بین الاقوامی برکات اس نظام نو میں مضمر ہیں جس کی بنیاد نظام وصیت میں رکھ دی گئی۔ نظام وصیت نظام نو کی بنیاد فراہم کرتاہے۔ یہ اپنی ذات میں ایک مستقل اور وسیع مضمون ہے جوعلم سیاسیات کے گہرے مطالعہ سے تعلق رکھتاہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے 1945ء کے جلسہ سالانہ کی تقریر میں بڑی تفصیل سے بیان فرمایا کہ کیسے وصیت کانظام نظام نو کی بنیاد اور امن عالم کی ضمانت ہے۔ مگر یہ واضح ہے کہ نظام وصیت کے ذریعہ مادیت کے تپتے ہوئے صحرا میں انسانی ہمدردی اورایثاراورمحبت کے نخلستان تو پائیں گے اور بحرظلمات میں روشنیوں کے جزیرے ابھریں گے جوپھل کر سارے عالم پرمحیط ہو جائیں گے۔

قرآن حکیم نے آخرین میں نبی بھیجنے کا وعدہ فرمایا اوررسول کریم نے آخرین کی نشاندہی بھی فرمادی۔ قرآن حکیم نے مومنین کیلئے خلافت کا وعدہ فرمایا، رسول کریم ﷺ نے خلافت علیٰ منہاج النبوت کی بشارت دی اورحضرت مسیح موعودؑ نے قدرت ثانیہ کے ظہور کی بشارت دی۔ قرآن حکیم نے سابقون اور اصحاب الیمین کے جنت میں درجات بتائے اور آخرین میں ایک گروہ کثیر کو سابقونا اورایک گروہ کو اصحاب الیمین میں شامل کیا۔ رسول کریم نے امام الآخرین کے بارہ میں یہ فرمایا کہ وہ ان کو جنت میں ان کے درجات بتائے گا اور امام الآخرین نے نظام وصیت اور بہشتی مقبرہ کی صورت میں آخرین کے سابقوں ثلۃ من الآخرین میں شامل ہونے کی دعوت دی اور اس نظام کو قدرت ثانیہ عمل صالح اور پاک تبدیلی کے ساتھ مالی قربانی سے واستہ کردیا۔

مامورین کا کلام لطیف اور جامع ہوتا ہے اس میں ایک عجیب رابط اور دقیق اشارے موجود ہوتے ہیں بسا اوقات ان کے کلام میں لازم وملزوم اور اسباب و نتائج کی یوں نشاندہی کردی جاتی ہے اور کڑیوں کا سلسلہ باہم ایک دوسرے سے یوں ملا ہوا ہوتا ہے کہ ایک پہلونظرآجائے تو دوسرا پہلوخود بخود واضح نظر آنے لگتا ہے۔ ایک بشارت پوری ہوجائے تو دوسری پر یقین مستحکم ہوجاتا ہے۔ موجود سے موعود کی نشاندہی ہوتی ہے۔ حاضر سے غائب کا سراغ ملتا ہے اول سے آخر اور آغاز سے انجام پتہ لگتا ہے۔ قدرت ثانیہ کا ظہور دیکھو تو یقین جانو کہ وصیت کے ذریعہ جنت کی بشارت بھی پوری ہوگی۔

قدرت ثانیہ کاوعدہ ہم نے بڑی شان سے پورا ہوتے ہوا دیکھا۔ ہر بار ہر موقع پر ہر ابتلاء میں خوف کو امن میں بدلتے دیکھا رسالہ الوصیت میں دی گئی بشارات ہم نے پوری ہوتی ہوئی دیکھیں۔ آپ نے فرمایا دوردراز ملکوں میں جماعت پھیل جائے گی وہاں سے جنازے نہ آسکتے ہوں تو وہیں دفن کردئے جائیں دور دراز ملکوں سے آئے ہوئے آپ سب اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ وعدہ پورا ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ سلسلہ کے اموال میں برکت دی جائے گی 1905ء کے مقابلہ میں جماعت کے مالی استحکام کو دیکھیں۔ یہ وعدہ بھی پورا ہوا ر یہ سارے وعدے ہوئے تو وہ وعدہ بھی پورا ہوگا کہ تم مال دے کر بہشتی زندگی پاؤگے۔ ساری دعائیں پوری ہوئیں تو یہ دعا بھی پوری ہوگی۔ سارے وعدے پورے ہوئے تو یہ وعدہ بھی پورا ہوگا۔

حضرات وقت کو دیکھئے آسمان کی طرف نظر اٹھایئے۔ موسم کو دیکھئے۔۔ آسمانی برکتوں کا ساون آیا ہے۔ فضلوں سے لدی ہوئی گھٹائیں آب حیات برسانے کو امڈ آئی ہیں برکتیں چھما چھم برسیں گی جل تھل ہو جائے گا ہم میں سے کون یہ چاہے گا کہ یہ برسات ہمارے آنگن میں بن برسے گزر جائے۔ اگر کوئی نہیں اور یقیناً کوئی نہیں۔ کوئی ایک بھی تو نہیں۔ تو پھر میرے دوستوں کو نوید ہو، میرے دوستوں کو خبر کرو کہ امام الزمان نے اپنی وصیت میں فرما رکھا ہے:۔

''تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہرایک قوم دنیا سے پیار کررہی ہے اوروہ بات جس سے خداراضی ہو اُس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کیلئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں''۔

''اگرتم صاف دل ہوکر اُس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اُس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھالو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہرایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔

''اگرتم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہوگے اور اُن دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا''۔

☆☆☆

ارشادنبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ ھِیَ الدُّعَآء

(نماز ہی دعا ہے)

منجانب

طالب دُعااز: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

گیت "بندے ماترم" کی تاریخی حقیقت

(محمد ابراہیم سرور مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ماہ ستمبر کے شروع میں ایک بار پھر مسلم دنیا کو کچھ تفرقہ پسند لوگوں اور رہنماؤں نے نشانہ بنایا

بندے ماترم:

مرکزی حکومت کے ایک سرکلر کے مطابق کہا گیا تھا کہ ۷ ستمبر کو ہندوستان کے تمام تعلیمی اداروں میں اجتماعی طور پر بندے ماترم گاکر سو سالہ جشن منایا جائے گا۔ مگر مورخین کا کہنا تھا کہ ۷ ستمبر ۲۰۰۶ء کا بندے ماترم کے صد سالہ جشن سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ بنکم چند چیٹر جی نے نظم بندے ماترم 1875 میں شائع کی تھی۔ "ناول آنند مٹھ" جس میں یہ نظم شامل تھی 1882 میں شائع ہوئی تھی مشہور مورخ "سمیت سرکار" کے مطابق 7 ستمبر 1956 کو کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا کہ اب 2006ء میں جسکا جشن منایا جائے۔

سچ تو یہ ہے کہ 2005 میں مشہور قومی شاعر علامہ اقبال کے مشہور قومی ترانہ" سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا" کے سو سال پورے ہوئے وطن پرستی کا یہ مقبول عام ترانہ سو سال پہلے شائع ہوا تھا ضرورت اس بات کی تھی کہ اس کی صد سالہ تقریبات منائی جاتیں۔۔

بندے ماترم گیت سنسکرت زبان میں ہے جس میں کل چھ بند ہیں۔ پہلے بند میں چار مصرعے۔ دوسرے بند میں پانچ مصرعے، تیسرے میں چھ مصرعے۔ چوتھے میں سات مصرعے، پانچویں بند میں پانچ مصرعے اور آخری بند میں کل تین مصرعے اس گیت میں ہیں اس طرح کل تیس مصرعے اس گیت میں ہیں۔ اس گیت کے شروع کے دو بند ہی قانونی طور پر سرکاری تقریبات اور اسکولوں میں گائے جاتے ہیں کیونکہ صرف شروع کے دو مصرعوں میں ہی وطن کی تعریف ہے۔ یہاں کی ہریالی اور خوبصورتی کا ذکر ہے یہی دو بند ہیں جو خود جواہر لال نہرو اور مولانا آزاد نے گائے ہیں۔ اور اسے ہی مولانا آزاد نے قبول کیا تھا۔ بعد کے بندوں میں بھارت کو درگا ماتا (جو ہندو قوم کے مطابق ان کی ایک پوجی جانے والی دیوی ہے) کے روپ میں پیش کر کے اسے پوجنے کی بات کہی گئی ہے۔

کانگریس نے جب بندے ماترم کو قومی ترانہ بنانے کی بات کی تو مسلم رہنماؤں نے اس بات کی مخالفت کی تھی اس مخالفت کو کانگریس نے نظر انداز نہیں کیا بلکہ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے بندے ماترم کے معاملے کو دیکھنے کیلئے ایک کمیٹی کو تشکیل دیا تھا اس کمیٹی میں پنڈت جواہر لال نہرو۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ سبھاش چندر بوس اور آچاریہ نریندر دیو شامل تھے اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں کہا تھا کہ گیت کے پہلے صرف دو بند گائے جانے چاہئیں کیونکہ ان میں مذہبی تعلیمات کا استعمال نہیں کیا گیا تھا۔ اور اس رپورٹ کو 1938 میں قبول کیا گیا اور تب سے بندے ماترم کے دو بند گائے جانے کا چلن شروع ہوا۔

بعد میں بندے ماترم کے مقابلہ میں جن گن من کو قومی ترانہ کے طور پر قبول کیا گیا کیونکہ بندے ماترم کے مقابلہ پر اسے گانا زیادہ آسان تھا جو کہ ربیندر ناتھ ٹیگور نے لکھا تھا۔ رابندر ناتھ ٹیگور جیسی شہرت اور عزت بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے ٹیگور کو علامہ اقبال اور مہاتما گاندھی جیسے لوگ بھی عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے ٹیگور واحد ہندوستانی ہیں جنہیں ادب کا نوبل انعام ملا ہے ربیندر ناتھ نے بھی سب سے پہلے کانگریس کی میٹنگ میں بندے ماترم گایا تھا۔ لیکن وہ" سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا" کے بھی قائل تھے ٹیگور کے اندر تنگ نظری نہیں تھی۔ 1937 میں انہوں نے سبھاش چندر بوس کو ایک خط لکھا تھا کہ مسلمان بندے ماترم نہیں گائیں گے کیونکہ یہ ماں درگا کی شان میں لکھا گیا ہے نہ کہ وطن کی شان میں وہ الفاظ ذیل میں درج ہیں۔

"بندے ماترم کا بنیادی نکتہ درگا ماتا کی ہے یہ اتنی صاف بات ہے کہ اس پر کسی بحث کی ضرورت نہیں ہے بے شک بنکم چند چیٹر جی نے آخر میں بنگال کو ایسا درگا ماتا سے ملایا ہے کہ اسے الگ نہیں کیا جاسکتا لیکن مسلمانوں سے یہ امید نہیں کی جانی چاہئے کہ وہ وطن پرستی کیلئے دس ہاتھوں والی درگا ماتا کی پوجا بھارت ماتا کے روپ میں کریں گے"۔

مذہبی طور پر اسلام توحید کا پرستار ہے اور یہی اسلام کی بنیاد ہے۔ اسلام میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی بھی بندگی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ بلکہ سخت ممانعت ہے خواہ وہ پیغمبر ہی کیوں نہ ہوں۔

بنکم چند چیٹر جی نے اپنی مشہور کتاب" آنند مٹھ" میں بندے ماترم گیت کی جو تعریف کی ہے وہ پوری طرح سے ہندو مذہب کی ترجمانی کرتی ہے اسی طرح پر انہوں نے بھارت کو درگا ماتا کے روپ میں پیش کر کے اسکی پوجا کرتے ہیں۔ پس اس کی پرستش کیلئے مسلمانوں کو جن کا مذہب جداگانہ ہے کیونکر مجبور کیا جاسکتا ہے اور اس کی مخالفت کرنے یا نہ پڑھنے پر ان کو غدار وطن قرار دیا جانا کسی طرح درست نہیں ہے۔

☆☆☆

اعتکاف

(فخر کائنات سید لولاک ﷺ کے اعتکاف کی ایک جھلک)

رمضان کے آخری عشرہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں "اعتکاف" کی عبادت کا آغاز ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کیسے اعتکاف بیٹھتے، اس کی ایک جھلک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ میں بیان فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں:

"اب مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۶۷ مطبوعہ بیروت کی ایک حدیث جو حضرت ابن عمرؓ ہی سے مروی ہے وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ رمضان میں جو اعتکاف ہوا کرتا تھا آنحضرت ﷺ کیسے اعتکاف بیٹھتے تھے وہ کون سی دنیا تھی جس میں ڈوبا کرتے تھے۔ رمضان میں جب تیزی آتی تھی، اَجوَد ہو جاتے تھے وہ کیا قصہ تھا۔ یہاں ایک جھلکی ہمیں نظر آتی ہے۔ اس بناء پر کہ بعض لوگ اعتکاف میں ذرا اونچی تلاوت کرتے تھے اُن کا اونچی تلاوت کرنا ہم پر ہمیشہ کے لئے احسان ہو گیا کیونکہ اس ضمن میں رسول اللہ ﷺ کے دل کا حال، اس کی ایک جھلک دکھائی دی۔ یہ وہ باتیں تھیں جو رسول اللہ ﷺ شاید از خود اپنے متعلق نہ بیان کرتے۔ مگر ان لوگوں نے مسجد میں جو تھوڑا سا ایک قسم کا ہلکا سا شور یعنی وہ بھی شور ایسا جو تلاوت کا شور ہے وہ بلند کیا تو رسول اللہ ﷺ کے اس تخلیہ میں مخل ہو گئے جو آپ کا اور اللہ کا تخلیہ تھا۔ اس لئے مجھے یہ حدیث بہت پیاری لگتی ہے کیونکہ ان لوگوں کی تلاوت کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ان کو نصیحت فرمائی اور اب بھی ہماری مسجدوں میں شاید اس کی ضرورت پیش آئے۔ مگر اصل بات جو ہے وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خلوت کا ایک منظر، ایک جھلکی ہم نے اس حدیث میں دیکھ لی۔

رسول اللہ ﷺ نے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا۔ آپ کے لئے کھجور کی خشک شاخوں کا حجرہ بنا دیا گیا۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ رمضان کے دنوں میں مسجد کی Capacity کو آپ لوگ جب جانچتے ہیں اور مجھے لکھتے ہیں کہ اس میں اتنے آدمیوں کی Capacity ہے تو اتنوں کو اعتکاف میں بیٹھنے دیا جائے یہ Capacity کا معیار درست نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا حجرہ ایسا تھا کہ وہاں باقاعدہ ایک خیمہ سا بنایا گیا یعنی ایک جھونپڑی سی بنائی گئی اور ارد گرد کافی دور تک دوسرے لوگ نہیں تھے۔ ان کی عام عبادتیں رسول اللہ ﷺ کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی تھیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کے تخلیہ کی حالت ان پر ظاہر نہیں ہوتی تھی۔ تو وہ مسجد نبوی چونکہ بہت بڑی تھی اس لئے اصل اعتکاف کا حق بڑی مسجد میں ادا ہوتا ہے۔ ایسی مسجد میں جہاں چند عبادت کرنے والے ایک دوسرے سے الگ الگ ہوں، ایک دوسرے کے معاملات میں مخل نہ ہوں اور اصل عبادت کا تو وہی مزہ ہے جو ایسے اعتکاف میں کی جائے مگر ہمارے ہاں بھرنے پر زور ہے۔ اس لئے اس دفعہ خواتین میں خصوصیت سے جن خواتین کے متعلق کسی حکمت کی وجہ سے ہم نے سمجھا کہ ان کو یہاں نہیں بیٹھنا چاہئے، مسجد میں گنجائش ہونے کے باوجود اُن کو جگہ نہیں دی گئی۔ یہ عین سنت نبوی کے مطابق ہے کہ یہ نہیں تھا کہ اگر صحابہ چاہتے تو ساری مسجد معتکفین سے بھر سکتے تھے مگر ایسا نہیں کیا گیا اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ اجازت کا کیا نظام جاری تھا مگر کچھ نہ کچھ ضرور نظام جاری ہوگا جس کے تابع بعض لوگوں کو توفیق ملتی تھی اور بعضوں کو نہیں ملتی تھی۔ کھجوروں کا ایک حجرہ سا بنایا گیا، ایک جھونپڑی بنائی گئی۔ ایک رات ایسی آئی آپ نے باہر جھانکتے ہوئے فرمایا نمازی اپنے رب سے راز و نیاز میں مگن ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے قراءت بالجہر اس طرح نہ کیا کرو کہ گویا دوسرے بھی سن سکیں۔ تو یہ فرض ہے ہر حجرہ والے کا جو اعتکاف بیٹھتا ہے کہ اس کے اندر کی آوازیں باہر نہ جائیں یہاں تک کہ تلاوت بھی باہر نہ جائے۔ حالانکہ تلاوت تو کسی عبادت کرنے والے کی راہ میں حائل نہیں ہونی چاہئے کیونکہ عبادت اور تلاوت درحقیقت ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسی آواز میں تلاوت کی آواز بھی باہر نہ جائے کہ دوسرے معتکفین کی راہ میں حائل ہو۔ کیوں ایسا فرمایا۔ ایک راوی بیاضی ہیں جن سے مسند احمد بن حنبل میں یہ روایت مروی ہے اور بیاضی، بیاضہ بن عامر کی طرف نسبت تھی، ان کا اصل نام عبداللہ بن جابر تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ان کی روایت ہے کہ اپنے حجرہ سے باہر دوسروں کی طرف نکل کے آئے یعنی چل کر باہر گئے ہیں۔ صاف پتہ چلتا ہے کہ فاصلہ ہے بیچ میں۔ جو نماز ادا کر رہے تھے ان کی قراءت کی آوازیں بلند تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نمازی تو اپنے رب ذوالجلال سے راز و نیاز میں مگن ہوتا ہے۔

اب یہ راز و نیاز کی راتیں تھیں جو رسول اللہ ﷺ گزارا کرتے تھے اور اس راز و نیاز کا لطف کیا تھا یہ بھی اگلی حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہ حدیثیں غلطی سے یہاں ساتھ نہیں رہیں لیکن زبانی میرے ذہن میں جو مضمون ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ جو اپنے رب سے راز و نیاز کیا کرتے تھے تو دنیا کے سارے دوسرے پردے اٹھ جایا کرتے تھے اور آپ ایسے غرق ہوتے تھے ذکر الٰہی میں اور اس سے ایسی لذت پاتے تھے کہ اس لذت کا بیان ممکن نہیں ہے۔ وہ حدیثیں اس وقت یہاں نہیں ہیں جو میرے ذہن میں ہیں جن کی وجہ سے میں بتا رہا تھا کہ یہ جو فرمایا کہ ایک شخص راز و نیاز میں مصروف ہے اس کے راز و نیاز میں حائل نہ ہو وہ راز و نیاز ایسا تھا کہ اس کے لطف کا کوئی بیان ممکن نہیں ہے۔

آنحضرت ﷺ کو اللہ کے ذکر میں اتنا زیادہ مزہ آتا تھا کہ اس مزے کی کیفیت دوسرے الفاظ میں بیان ہو نہیں سکتی۔ عام انسان جب ذکر الٰہی میں لذت پاتا ہے تو بعض دفعہ خود اپنی کیفیت کو دوسرے کے سامنے بیان نہیں کر سکتا۔ آنحضرت ﷺ کو اللہ سے عشق اور محبت میں جو خلا میسر آیا کرتا تھا وہ کیفیت جیسا کہ میں نے پہلے عرض کر دیا تھا ناممکن ہے کہ میں بیان کر سکوں، کوئی انسان اسے بیان نہیں کر سکتا۔ ان کیفیات پر رسول اللہ ﷺ کی بعض اور حدیثیں روشنی ڈالتی ہیں مگر اتنا بہر حال یقینی ہے کہ رمضان کی راتوں کے اواخر اور آخری عشرہ میں معتکفین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے دوسرے ساتھیوں کا خیال رکھیں کیونکہ وہ جس بات میں مخل ہونگے وہ اللہ اور بندے کے راز و نیاز کی باتیں ہیں اور ایسی راز و نیاز کی باتیں ہیں جن کو وہ خود نہیں کھولنا چاہتا"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳/جنوری ۱۹۹۸ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۱۳/مارچ ۱۹۹۸ء)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن)

شوال کے چھ روزے

حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جو شخص رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد (عید کا دن چھوڑ کر) شوال کے بھی چھ روزے رکھے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہوں۔ (مسلم کتاب الصیام۔ باب استحباب صوم ستة ایام من شوال)

شوال کے یہ روزے نفلی روزے ہیں۔ نفل وہ زائد عبادت ہے جو بندہ خوشی سے اپنے مولیٰ کو راضی کرنے کے لئے بجالاتا ہے۔ نفلی روزوں کا بھی بہت ثواب ہے جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث سے ظاہر ہے۔

حساب کی زبان میں اس کا سرّ یہ ہے کہ ایک نیکی کا ثواب اللہ تعالیٰ دس گنا عطا فرماتا ہے اور رمضان کے قریباً تمیں روزوں کے ساتھ شوال کے چھ روزے شامل کئے جائیں تو 36 روزوں کا ثواب 360 دنوں کے برابر بنتا ہے جو قریباً ایک سال کا عرصہ ہے۔

لیکن اصل حکمت رمضان کے فرض روزوں کے ساتھ شوال کے نفلی روزوں کی تاکید میں نیکی کا تسلسل ہے اور اس امر کی تربیت ہے کہ رمضان کا مجاہدہ اور اس کی عبادات صرف ایک مہینہ تک محدود نہ رہیں بلکہ سارے سال پر پھیل جائیں۔

حضرت مصلح موعودؓ کا ایک ارشاد ذیل میں پیش ہے جو آپؓ نے خطبہ عید الفطر 29 مئی 1922ء کو قادیان میں فرمایا جس میں شوال کے روزوں کی طرف خصوصی توجہ دلاتے ہوئے ان کے روزے رکھنے پر زور دیا گیا ہے۔ اسی طرح اس میں یہ ذکر ہے کہ جو شوال کے پہلے ہفتہ میں مسلسل چھ روزے نہ رکھ سکے وہ شوال کے مہینہ میں وقفہ ڈال کر بھی چھ روزے رکھ سکتا ہے۔ آپؓ نے خطبہ عید الفطر میں فرمایا:

"رمضان ختم ہوگیا۔ آنحضرت ﷺ کا طریق تھا کہ شوال کے مہینہ میں عید کا دن گزرنے کے بعد چھ روزے رکھتے تھے۔ **اس طریق کا احیاء ہماری جماعت کا فرض ہے۔**

ایک دفعہ حضرت صاحب (حضرت مسیح موعودؑ مراد ہیں۔ ناقل) نے اس کا اہتمام کیا تھا کہ تمام قادیان میں عید کے بعد چھ دن تک رمضان ہی کی طرح اہتمام تھا۔ آخر میں چونکہ حضرت صاحب کی عمر زیادہ ہوگئی تھی اور بیمار بھی رہتے تھے اس لئے دو تین سال بعد آپؑ نے روزے نہیں رکھے۔

جن لوگوں کو علم نہ ہو وہ سن لیں اور جو غفلت میں ہوں وہ ہوشیار ہو جائیں کہ سوائے ان کے جو بیمار اور کمزور ہونے کی وجہ سے معذور ہیں چھ روزے رکھیں۔ اگر مسلسل نہ رکھ سکیں تو وقفہ ڈال کر بھی رکھ سکتے ہیں"۔

(خطبہ عیدالفطر 29، مئی 1922، قادیان۔ خطبات محمود جلد اول صفحہ 71۔ مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن)

اس سلسلہ میں ایک سوال یہ کیا جاتا ہے کہ:

"اگر کسی کے رمضان کے کچھ روزے رہ گئے ہوں اور وہ شوال کے چھ روزے رکھ لے تو کیا شوال کے چھ روزے رمضان کے روزے شمار ہوں گے؟۔

اس کا جواب جو حضرت ملک سیف الرحمن صاحب (مرحوم) مفتی سلسلہ احمدیہ عالیہ احمدیہ نے 28 ستمبر 1977ء کو دیا وہ درج ذیل ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا کہ: "اس کا تعلق نیت سے ہے۔ اگر نیت یہ ہے کہ یہ روزہ رمضان کے روزہ کی قضا کا ہے تو ایسا ہی محسوب ہوگا۔ اور نفل کی نیت ہے تو نفل روزہ ہوگا۔ اس صورت میں رہے ہوئے روزے بعد میں رکھے گا"۔

(رجسٹر فتاوی نمبر 7 صفحہ 267۔ زیر نمبر 70/28-09077)

یہ بھی واضح ہو کہ کوئی ایسی حدیث نہیں مل سکی جس میں یہ ذکر ہو کہ جس شخص کے رمضان کے کچھ روزے چھوٹ گئے ہوں وہ جب تک رمضان کے بعد اپنے چھٹے ہوئے فرض روزے پورے نہ کرلے اس وقت تک اسے نفلی روزہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔

اس کے برعکس احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ امہات المومنینؓ رمضان کے چھٹے ہوئے روزے اگلا رمضان آنے سے پہلے ماہ شعبان میں رکھا کرتی تھیں۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ:

"ماہ رمضان کے رہ جانے والے روزے میں اگلا رمضان آنے سے پہلے ماہ شعبان میں رکھا کرتی تھی"۔

(بخاری کتاب الصوم باب متی یقضی قضاء رمضان)

اسی طرح صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت درج ہے کہ:

"امہات المومنینؓ رمضان کے چھٹ جانے والے روزے ماہ شعبان میں رکھا کرتی تھیں"۔

(مسلم کتاب الصیام باب قضاء رمضان فی شعبان)

چنانچہ اس سوال کے جواب میں کہ:

"اگر کسی شخص کے ماہ رمضان کے چند روزے رہ گئے ہوں تو عید الفطر کے بعد کیا وہ ماہ شوال کے پہلے ہفتہ کے چھ نفلی روزے رکھ سکتا ہے۔ یا اسے پہلے رمضان کے رہ جانے والے روزے پورے کرنے چاہئیں"۔

مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مذکورہ امور کی بنا پر زیر ریفرنس 42/09-11-03 حسب ذیل فتویٰ دیا:

"ماہ رمضان کے چھٹے ہوئے روزوں کی تعداد پوری کرنے کے لئے اگلے رمضان تک کی مہلت موجود ہے۔ اس لئے یہ انسان کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ چاہے تو ماہ شوال کے ابتدائی چھ ایام کے نفلی روزے رکھے اور پھر دوران سال جب چاہے روزوں کی تعداد پوری کرے۔ اور چاہے تو ماہ شوال کے ابتدائی چھ ایام کے نفلی روزوں کی بجائے ان ایام میں اپنے فرض روزے پورے کرے۔ اس کا دارومدار انسان کی نیت پر ہے۔ شریعت میں مجھے کوئی ایسی پابندی کا ثبوت نہیں مل سکا کہ پہلے فرض روزے پورے کئے جائیں اور پھر نفلی روزے رکھے جائیں"۔

دارالافتاء سلسلہ احمدیہ کا یہ فتویٰ اور اس سلسلہ میں ان کے دلائل (جن میں سے بعض کا مختصر ذکر اوپر کیا گیا ہے) پر مشتمل رپورٹ جب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں پیش ہوئی تو حضور ایدہ اللہ نے مکرم مفتی صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ کے نام اپنے خط محررہ 08-02-05 میں تحریر فرمایا:

"آپ کا خط 124-L/20-12-04 ملا۔ شوال کے چھ روزوں کے متعلق آپ کا فتویٰ ٹھیک ہے اور مجھے اس سے اتفاق ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد سے جو آپ نے نتیجہ اخذ کیا ہے وہی ٹھیک ہے۔ آپ کا ارشاد شوال کے روزوں پر زور دینے کے لئے ہے نہ کہ فرض روزوں کے پورے کرنے کی اہمیت کے بارہ میں۔ محترم ملک سیف الرحمن صاحب کے فتویٰ سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ شوال کے روزے پہلے رکھے جاسکتے ہیں اور فرض روزے بعد میں۔ اس ضمن میں احادیث بھی واضح ہیں۔ ان کی روشنی میں فتویٰ دیا جاسکتا ہے"۔

مذکورہ بالا ارشادات کی روشنی میں احباب کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ شوال کے نفلی روزوں کی طرف بھی خصوصی توجہ دیں اور آنحضرت ﷺ کی اس پاکیزہ سنت کو جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ قرب اور اس کی رضا کو حاصل کرنے کی خاص طور پر سعی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

ماہ صیام

ماہ صیام آیا ہے بڑا ہی برکتوں والا
تمہاری بخششوں والا خدا کی رحمتوں والا

نفس کو پاک کرنے کا یہی تو ایک مہینہ ہے
یہی تو بحر عصیاں پار کرنے کا سفینہ ہے

مبارک زندگی میں پھر سے ہے ماہِ صیام آیا
تمہاری بخششوں کا لے کے مولیٰ سے پیام آیا

یہ مت سمجھو کہ ہر ماہ کی طرح رمضان آیا ہے
تمہارے پاس مولیٰ کا یہ پھر مہمان آیا ہے

مبشر احترام اس کا فرض ہے تم پہ واجب ہے
نہ جانے زندگی میں ایسا موقعہ پھر ملے کب ہے

(محمود احمد مبشر درویش قادیان)

ہفت روزہ بدر قادیان میں اشتہارات دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
فون ریلوے روڈ 00-92-476214750
فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان 00-92-476212515

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
Mfrs & Suppliers of : Gold and Diamond Jewellery
Lucky Stones are Available here
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260
(M) 98147-58900
E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : Deco Builders
Shop No, 16, EMR Complex
Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

اسلام پر ناپاک حملہ کی ناکام کوشش

پوپ بینڈ یکٹ XVI نے اسلام کو تشدد کا مذہب قرار دینے کی کوشش کی تھی

عیسائی مذہب کے دلدادہ مغربی ممالک کی طرف سے یہ کوئی پہلا شرمناک عمل نہیں ہے جب کہ انہوں نے اسلام اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر گستاخانہ حملے کی جرأت اور ناکام کوشش کی ہے بلکہ جب بھی ان کو کوئی موقع ملتا ہے تو کسی نہ کسی حربہ د جاہلیت کے ذریعہ اسلام اور بانی اسلامؐ پر ناپاک حملہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ کسی نہ کسی طرح دنیا کو اور خود مسلمانوں کو اسلام جیسے امن پسند مذہب سے متنفر کیا جائے اور دوسری طرف مختلف تدابیر کے ذریعہ عیسائیت کو فروغ دیا جائے۔ کیونکہ مذہب عیسائیت کے پاس کوئی دلائل و براہین تو ہیں نہیں جس کے ذریعہ وہ کسی کو مذہب عیسائیت میں داخل کر سکے بلکہ وہ تو خود تثلیث اور کفارہ جیسے عقائد کے بے بنیاد پر قائم ہے۔

ایک دفعہ پھر تمام مسلم دنیا میں غم و غصے کا طوفان اس وقت امل پڑا جب عیسائیت کے موجودہ مذہبی رہنما ''پوپ بینڈ یکٹ'' نے مورخہ 12 ستمبر کو جرمنی میں تقریر کرتے ہوئے اسلام کے خلاف جہاد کے حوالے سے یہ بیان دے ڈالا کہ'' مذہب اسلام کے پیغمبر ﷺ تشدد کے سوا کچھ نہیں لائے تھے'' اسلام اور بانی اسلام نبی کریمؐ کے خلاف پوپ بینڈ یکٹ کے اس غیر ذمہ دارانہ غیر متوقع اور اہانت آمیز بیان پر جہاں بین الاقوامی سطح پر غم و غصے کا اظہار ہوا وہیں مختلف مسلم تنظیموں نے پوپ بینڈ یکٹ کے خلاف شدید احتجاج کیا۔ مختلف نعرے بازیاں، جلسے ،جلوس اور ریلیوں کے ذریعہ تمام مسلم ممالک پاکستان ۔افغانستان ۔ترکی۔ انڈونیشیا۔ مصر شام تہران عراق سمیت تمام عرب ممالک کے علاوہ ہندوستان کے تمام صوبہ جات اور شہروں میں جم کر احتجاج ہوا اور سب نے اپنے بیان واپس لینے اور ذاتی معافی مانگنے کا مطالبہ کیا۔ آخر کار پوری مسلم دنیا میں آئے احتجاجی طوفان کو دیکھ کر کیتھولک عیسائیوں کے روحانی پیشوا کو اسلام کے خلاف اپنے اہانت آمیز بیان پر مسلمانوں سے اظہار افسوس کرنا پڑا اور انہوں نے کہا کہ'' انہوں نے قرون وسطی کے بادشاہ کے حوالے سے جو الفاظ کہے تھے وہ کسی طور پر بھی ان کی ذاتی رائے نہیں تھی''

اس طرح یہ طوفان کسی قدر ٹھنڈا ہوا بعض مسلم تنظیمیں اب بھی پوپ کے اس معذرت سے مطمئن نہیں ہیں ان کا مطالبہ ہے کہ پوپ ذاتی طور پر معافی مانگیں کیونکہ انہوں نے تمام مسلمانوں کے دلوں کو وہ تکلیف دی ہے جو ہرگز برداشت کے قابل نہیں ہے۔

اس واقعہ سے چند ماہ قبل ہی عیسائی ممالک کی اسلام پر حملہ کی ایک اور ناکام کوشش ہوئی تھی یعنی بانی اسلام محمد مصطفیٰؐ کا اہانت آمیز کارٹون شائع کیا تھا جس کی وجہ سے بھی تمام مسلم دنیا میں شدید احتجاج ہوا تھا۔

(بشکریہ انقلاب ممبئی)

ایڈیٹر بدر سے رابطہ کیلئے ای میل

badrqadian@rediffmail.com

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز | الیس اللہ بکاف عبدہٗ | کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — فون 047-6213649

گولبازار ربوہ — 047-6215747

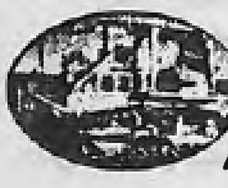
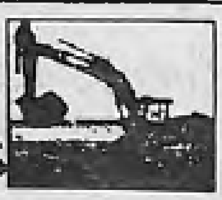

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2378266 (R). (M) 9437078266. 9437276659. 9337271174. 9437378063

ایڈیس نامی مچھر کے کاٹنے سے چکن گنیا ہوتا ہے

مچھر کاٹنے سے جسم کے جوڑوں میں درد اور سردی کے ساتھ تیز بخار آتا ہے اور اس کا اثر تقریباً 12 دنوں تک رہتا ہے

برسات کا موسم آتے ہی ہمارا دل بہت خوش ہو جاتا ہے کہ چلو گرمی، پسینے اور حبس سے نجات ملی۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ زیادہ برسات سے سیلاب اور دیگر قدرتی آفات بھی آتے ہیں۔ بارش کا پانی جمع ہونے سے آبی بیماریاں اور وائرل بخار عام ہیں۔ گزشتہ سال سے ایک نئی بیماری چکن گنیا نے اپنے پیر پھیلانا شروع کر دیئے ہیں۔ اس کے پھیلاؤ کی وجہ بازار سے حاصل ہونیوالی غذائی اشیاء سے بھی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

اس تیز رفتار اور ترقی یافتہ دور میں ۱۰۰ میں سے ۳۰ فیصد لوگ یہ مان کر چلتے ہیں کہ'' کل کا کیا بھروسہ کل ہو یا نہ ہو'' حالانکہ یہ بات درست بھی معلوم ہوتی ہے کیونکہ جس طرح آج چکن گنیا کی بیماری پھیل رہی ہے تو اس سے یہ بات صحیح ثابت ہو جاتی ہے۔ مذکورہ بیماری سے مہاراشٹر میں بھی کئی اموات ہو چکی ہیں جبکہ دنیا بھر میں اس سے ہونے والی اموات کی صحیح تعداد کا اب تک اندازہ نہیں لگایا جا سکا ہے۔

چکن گنیا کیسے پھیلتا ھے: ایڈیس اور اَیجپٹی نامی کالے اور موٹے مچھر کے کاٹنے سے یہ بیماری ہوتی ہے۔ اس مچھر کے پیٹ میں الفاوائرس ہوتے ہیں جو بیماری کے ذرائع ہیں۔ مچھر کے کاٹنے سے جسم کے چھوٹے چھوٹے جوڑوں میں درد اور سردی کے ساتھ تیز بخار آتا ہے اس بخار کا اثر ۱۲ دنوں تک رہتا ہے۔ پہلے دو تین دن بخار تیز رہتا ہے اور پھر اس کے تین چار دن کے بعد چکن گنیا کا حملہ ہوتا ہے۔ یہ اس وقت جان لیوا ہوتا ہے جب تیز بخار اور درد کے ساتھ جسم پر لال دھبے ظاہر ہونا شروع ہو جائیں۔ اسے ہیمرتج کہا جاتا ہے اور اس میں ڈاکٹر وہی علاج مریض کو دیتے ہیں جو وائرل کے دوران مریض کو دیا جاتا ہے۔ دیکھا جائے تو ہر بیماری خطرناک ہوتی ہے لیکن یہ ہم پر منحصر ہوتا ہے کہ ہم اس کے خطرے سے کتنا خود کو بچا سکتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ بیماری کی علامات پر دھیان دیں اور ان کے مطابق علاج و معالجہ کا انتظام کریں۔

چکن گنیا کی علامات:

☆۔ ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں میں جکڑن۔

☆۔ پیروں کی نسوں کا اینٹھنا۔

☆۔ بخار سے قبل کپکپاہٹ آنے لگے۔

☆۔ سر کے اگلے اور پچھلے حصے میں درد ہونے لگے۔

☆۔ پیٹھ پیٹ اور گھٹنوں میں اچانک درد ہونے لگے

☆۔ چہرے پر اٹھنے والی پھنسیاں

ان تمام باتوں کو ذہن میں رکھ کر ہی ہم بیماری سے قبل اس کا علاج کر سکتے ہیں اسی کے ساتھ ہمیں اس بات کا بھی خیال رکھنا ہوگا کہ یہ بیماری تیزی سے پھیلتی ہے جو کسی ایک فرد کو ہو جائے تو پورے خاندان کو ہو سکتی ہے اس سے محفوظ رہنے کیلئے احتیاطی تدابیر اختیار کرنا ضروری ہے۔

احتیاطی تدابیر:

☆۔ چکن گنیا کے مریض کے بستر پر کسی اور شخص کو سونے نہ دیں۔

☆۔ چکن گنیا کی علامات ظاہر ہوتے ہی فوراً اپنے ڈاکٹر سے رابطہ کریں۔

☆۔ اس بیماری میں آپ جتنی دیر کریں گے بیماری اتنے ہی زیادہ دیر تک آپ کو جکڑے رہے گی۔

☆۔ گھر کے چھوٹے بچوں کو مریض سے دور رکھیں۔

☆۔ بیماری میں مریض کو کسی پرہیز کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے مریض کو اس کی مرضی کے مطابق کھانے دیں۔

☆۔ رات میں سونے سے قبل مچھروں سے محفوظ رہنے کا انتظام ضرور کر لیں۔

اس سے محفوظ رہنے کیلئے کہا جاتا ہے کہ اپنے آس پاس کافور کا ایک ٹکڑا تھوڑا سا دھنیا اور دو لونگ ایک پڑیہ بنا کر رکھیں جس کی خوشبو سے چکن گنیا کا مچھر تو آپ سے دور رہے گا ہی اور آپ مذکورہ بیماری سے بھی بچ رہیں گے۔

(بشکریہ انقلاب ممبئی 16 ستمبر)

راجستھان کے سیلاب میں 800 کروڑ روپے مالیت کی فصلوں کو نقصان

راجستھان میں سیلاب سے تقریباً آٹھ سو کروڑ روپے کی مالیت کی فصلوں کے نقصان کا اندازہ ہے ریاست کے وزیر زراعت اور سیلاب سے متعلق امور کے چیف کنویز بھوا ال سینی نے کل یہاں بتایا کہ ریاست کے ۱۳ اضلاع سیلاب کی زد میں آئے اور ان اضلاع میں لگی 45 لاکھ 23 ہزار ہیکٹر کی فصل میں سے 20 لاکھ 50 ہزار 700 ہیکٹر فصل متاثر ہوئی ہے جس میں سے ۱۳ لاکھ ۵۷ ہزار ۹۰۰ ہیکٹر میں فصل پوری طرح خراب ہو گئی ہے جس سے کسانوں کو ۸۰۰ کروڑ روپے کا نقصان ہونے کا اندیشہ ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ سیلاب سے متاثرہ اضلاع میں خاص طور پر باجرہ، جوار، دالیں، چاول، مکئی، سویابین، تل اور مونگ پھلی کی فصلوں کو نقصان پہنچا ہے۔ علاوہ ازیں سڑکوں کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ (بشکریہ انقلاب 9 ستمبر 2006ء)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16078 :: میں مریم صدیقہ بنت محمد عادل قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14.8.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ حافظ شریف الحسن　　الامۃ مریم صدیقہ　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 16079 :: میں عبد القادر خان ولد یوسف خان قوم احمدی مسلمان پیشہ پنشنر عمر 67 سال تاریخ بیعت 1958 ساکن سری بہار بھنیشور ڈاکخانہ پڑیا ضلع بھونیشور صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.8.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ بھونیشور میں خاکسار نے ذاتی ایک پلاٹ 2700 اسکوائر فٹ خریدا ہے جس کی قیمت اندازاً 60,000 ہے اس پلاٹ میں مکان تعمیر کیا گیا ہے جس کی قیمت سات لاکھ روپے ہے۔ مانیکا گوڑہ مان آبائی جائیداد میں 1500 اسکوئر فٹ کا پلاٹ ہے اس پر پرانا مکان جو گر چکا ہے خالی پلاٹ ہے اس کی قیمت 30,000 روپے ہے۔ اس جائیداد میں تین بھائی حصہ دار ہیں ابھی جائیداد تقسیم نہیں ہوئی۔ بمقام مانیکا گوڑہ مان یعنی سوا ایک ایکڑ زرعی زمین ہے یہ آبائی جائیداد ہے اس جائیداد میں تین بھائی حصہ دار ہیں ابھی یہ جائیداد تقسیم نہیں ہوئی۔ اس کی قیمت 80,000 روپے ہے۔ خاکسار نے مانیکا گوڑہ میں دوران ملازمت دو ہزار اسکوائر فٹ کا ایک پلاٹ خریدا تھا چونکہ خاکسار کے بھائی چھوٹے تھے اس لئے اس پلاٹ کو ہم تینوں بھائیوں میں مشترکہ رکھا ہے یعنی اس جائیداد کے تینوں بھائی حصہ دار ہیں یہ پلاٹ خالی پڑا ہے اس کی قیمت 80,000 روپے ہے۔ خوردہ میں خاکسار کی اہلیہ نے زیورات وغیرہ فروخت کر کے ایک پلاٹ خریدا ہے جوان کے نام پر ہے اس پلاٹ پر میں نے مکان تعمیر کیا ہے جس کی قیمت آٹھ لاکھ روپے ہے۔ مکان بنا کر میں نے یہ مکان اہلیہ کو دیا ہے اس صورت کے پیش نظر کہ اگر قواعد کے مطابق حصہ جائیداد ہو وہ بھی ادا کروں گا۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہانہ -/6500 روپے زرعی آمد سالانہ -/600 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد مقبول احمد　　العبد عبد القادر خان　　گواہ سید وثیق الدین احمد

وصیت 16080 :: میں رضیہ سلطانہ زوجہ سید نصیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن بھونیشور ڈاکخانہ بھونیشور ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.8.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 3500 روپے۔ مینڈھا سال بھونیشور میں میرا ایک پلاٹ ہے جو مجھے شوہر کی طرف سے ملا ہے یہ پلاٹ 2700 اسکوائر فٹ ہے اس کی قیمت اندازاً 30,000 روپے ہے۔ طلائی چین ایک عدد وزن ۱۰ گرام قیمت چھ ہزار روپے۔ طلائی چین ایک عدد وزن ۵ گرام تین ہزار روپے۔ جھمکے طلائی دو عدد وزن ۵ گرام قیمت تین ہزار روپے۔ کڑے طلائی ۴ عدد وزن ۱۰ گرام قیمت چھ ہزار روپے۔ (اس میں کھوٹ ملا ہوا ہے) پازیب نقرئی ۱۰ گرام قیمت 105 روپے۔ رنگ نقرئی ۱۰ گرام قیمت 105 روپے۔ آبائی جائیداد سے کوئی حصہ نہیں ملا۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ 1200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید نصیر احمد　　الامۃ رضیہ سلطانہ　　گواہ ملک محمد مقبول احمد طاہر

وصیت 16081 :: میں کوثر بانو زوجہ مفلح الدین خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.8.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ شوہر مبلغ -/5525 روپے زیور طلائی ۱۵ گرام قیمت -/9000 روپے شوہر موصی ہیں۔ جو حصہ شرعی لحاظ سے ملے گا اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کروں گی۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ ملک محمد مقبول احمد　　الامۃ کوثر بانو　　گواہ مفلح الدین خان

وصیت 16082 :: میں مفلح الدین خان ولد مصلح الدین خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.8.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ آبائی جائیداد بمقام کیرنگ رہائشی مکان دس کونٹھ قیمت دو لاکھ روپے۔ آبائی جائیداد میں زرعی زمین ۱۱۰ ایکڑ اندازاً قیمت دو لاکھ روپے۔ بمقام کیرنگ زرعی زمین تین ایکڑ۔ بمقام ہرسائی ۲ ایکڑ۔ بمقام نواپڑا تین ایکڑ۔ بمقام دبامیاں ہرساد ۱۲ ایکڑ۔ مذکورہ بالا جائیداد میں دو بھائی اور ایک بہن حصہ دار ہیں ابھی جائیداد تقسیم نہیں ہوئی زرعی زمین سے سالانہ ۲۰ ہزار روپے آمد ہوتی ہے جو دو بھائیوں میں مشترکہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/6200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر　　العبد مفلح الدین خان　　گواہ فضل الرحمٰن خان

وصیت 16083 :: میں مہرن بی بی بیوہ شہاب الدین خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر جو شوہر کی طرف سے ادا ہو چکا ہے مبلغ -/525 روپے۔ ۲۔ خاوند کی جائیداد سے شرعی لحاظ سے 1/8 حصہ کی نقدی رقم مجھے ملی ہے -/19475 روپے۔ نوٹ۔ خاکسارہ نے زیر رسید نمبر 52/14582-7.4.05 مبلغ -/1800 روپے۔ خاکسارہ نے زیر رسید نمبر 65/14598-27.7.05 مبلغ 200 روپے حصہ جائیداد کی ادائیگی کردی ہے اس طرح میرے ذمہ حصہ جائیداد کا کوئی بقایا نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ فضل الرحمٰن خان　　الامۃ مہرن بی بی　　گواہ امجد خان

وصیت 16084 :: میں نذیر خان ولد چاند خان قوم احمدی مسلمان پیشہ پنشنر عمر 57 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ محمود آباد ڈاکخانہ خوردہ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.8.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ سرکاری زمین میں بمقام کیرنگ محمود آباد ایک پکا مکان ہے جس کی قیمت مبلغ ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ ہے زمین سرکاری ہے اور متنازعہ ہے فیصلہ ہونے پر اطلاع کردی جائے گی دوصد ڈسمل زمین ہے آبائی جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور

میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر　　العبد نذیر احمد　　گواہ منصور خان

وصیت 16085:: میں قدوسیہ بیگم زوجہ سلیم الدین خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.8.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/6000 روپے۔ زیور طلائی 5 گرام قیمت -/3000 روپے۔ خاکسارہ کے شوہر موصی ہیں ان کی جائیداد سے جو حصہ طے گا اس کی اطلاع کردی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سلیم الدین خان　　الامۃ قدوسیہ بیگم　　گواہ ملک محمد مقبول طاہر

وصیت 16086:: میں سلیم الدین خان ولد رحیم خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرمنٹ عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.8.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ سرکاری زمین جو فی الحال متنازعہ ہے 200 ڈسمل ہے اس میں خاکسار نے مکان تعمیر کیا ہے جس کی مالیت ایک لاکھ روپے ہے مذکورہ متنازعہ زمین کو میں نے احمدی دوست سے مبلغ تین ہزار روپے میں خریدا تھا۔ آبائی جائیداد میں ایک کچا مکان ہے جو دو صد ڈسمل میں ہے یہ بھی سرکاری زمین میں ہے جو فی الحال متنازعہ ہے اس میں تین بھائی تین بہنیں اور والد محترم حصہ دار ہیں یہ جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہانہ 2200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر　　العبد سلیم الدین خان　　گواہ فضل الرحمٰن خان

وصیت 16087:: میں امۃ العزیز زوجہ میر سبحان علی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.8.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ تیس ہزار ایک روپیہ۔ زیور طلائی ہار۔ جھمکے ناک کا پھول چوڑیاں وزن ساڑھے تین تولہ قیمت 21000 روپے پازیب نقرئی 2 تولے 20 گرام قیمت 200 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر　　الامۃ امۃ العزیز　　گواہ میر سبحان علی

وصیت 16088:: میں میر سبحان علی ولد میر مصطفیٰ علی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت معلم وقف جدید عمر 30 سال تاریخ بیعت 1995 ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.8.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ خاکسار کا آبائی گاؤں ارکھ پلی اڑیسہ ہے آبائی جائیداد میں سے کوئی بھی حصہ نہیں ملا ہے سبھی رشتہ دار غیر احمدی ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2626 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر　　العبد میر سبحان علی　　گواہ شیخ ابراہیم

وصیت 16089:: میں مبارکہ بیگم زوجہ مبارک احمد حسن قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.5.04 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 36000 روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی 15 تولے تفصیل اس طرح ہے۔ انگوٹھیاں 5 عدد وزن 19 گرام، کان کی بالیاں ۳ جوڑی 17 گرام، گلے کا ہار 3 عدد وزن 50 گرام، ایک سیٹ وزن 2 تولے۔ انگوٹھی ۳ عدد وزن ۱۱ گرام، ٹاپس دو جوڑی وزن ۷ گرام، چین لاکٹ ایک عدد وزن ۱۰ گرام، کڑے دو عدد وزن ساڑھے 17 گرام، زیور نقرئی ۶ تولے قیمت اندازاً 480 روپے۔ کل قیمت اندازاً -/75000 میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مبارک احمد حسن　　الامۃ مبارکہ بیگم　　گواہ حکیم محمد دین

وصیت 16090:: میں محمد حسین ولد محمد کلیم الدین قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 47 سال تاریخ بیعت 1994 ساکن ساپچی گیٹ بھوٹان ڈاکخانہ چامرچی ضلع جلپائی گڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.7.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان چک پوسٹ بارڈر میں (چار کمرے چھوٹے بڑے) پختہ بنے ہوئے ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 1850 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ منیر احمد حافظ آبادی　　العبد محمد حسین　　گواہ حبیب الرحمٰن خان

وصیت 16091:: میں سیدہ امۃ القدوس رونق زوجہ سید طاہر احمد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 46 سال پیدائشی احمدی۔ ساکن کٹک ڈاکخانہ سی ڈی اے ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.8.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ نزد کٹک سات ہزار سکیئر فٹ کا پلاٹ ہے جس کی موجودہ قیمت تین لاکھ روپے ہے۔ آبائی جائیداد سے کوئی حصہ نہیں ملا۔ خاکسار کے شوہر بھی موصی ہیں انکی جائیداد میں سے جب کوئی حصہ طے گا اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کروں گی۔ ہار طلائی ایک عدد وزن ۹ گرام قیمت 5400 روپے۔ ہار طلائی ایک عدد وزن ۶ گرام قیمت 3600 روپے چوڑیاں طلائی دو عدد وزن ۹ گرام قیمت 5400 روپے۔ ٹاپس دو عدد ناک کا پھول وزن ۴ گرام قیمت 2400 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید طاہر احمد　　الامۃ امۃ القدوس رونق　　گواہ فضل الرحمٰن خان

وصیت 16092:: میں سید طاہر احمد ولد سید ابو صالح مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن کٹک ڈاکخانہ سی ڈی اے ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.8.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ سونگھڑہ میں 1/5 ایکڑ زمین ہے۔ یہ آبائی جائیداد ہے اس وقت خالی پڑی ہوئی ہے اس جائیداد میں پانچ بھائی ایک بہن اور والدہ حصہ دار ہیں مذکورہ زمین کے آدھے حصہ پر دو چچازاد بہن بھی حصہ دار

ہیں ابھی یہ جائیداد تقسیم نہیں ہوئی جب تقسیم ہوگی دفتر ہذا کو اطلاع دی جائے گی۔ کٹک میں 1500 اسکوائر فٹ زمین ہے اس کی قیمت تین لاکھ روپیہ ہے۔ 60 شیئر جس کی موجودہ قیمت 54000 روپیہ ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت 20 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر　　العبد سید طاہر احمد　　گواہ مفضل الرحمٰن خان

وصیت 16093:: میں نیاز احمد نائک ولد عبد القیوم قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.8.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ محمد انور احمد　العبد نیاز احمد نائک　گواہ مرید احمد ڈار

وصیت 16094:: میں امۃ الحفیظ بشریٰ بنت مکرم بشیر احمد صاحب شاد درویش مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ساڑھے انتیس سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.8.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی نصف تولہ ۲۲ کیرٹ -/3000 میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ منور احمد شاد　　الامۃ امۃ الحفیظ بشریٰ　　گواہ جاوید اقبال چیمہ

وصیت 16095:: میں جے ایچ ناظر احمد ولد جے ایم حمزہ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت پرائیویٹ عمر 44 سال تاریخ بیعت 12.7.85ء وصیت ساکن فورٹ کوچین ڈاکخانہ فورٹ کوچین ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 2.600 سینٹ زمین پر ایک گھر ہے جو اندازا -/450000 کا ہے میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ فاروق سلمان وی ایم　　العبد جے ایچ ناظر احمد　　گواہ محمد اسماعیل آپلی

وصیت 16096:: میں مبارک احمد ولد سی عبد کنجو صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ سرکاری ملازمت عمر 22 سال تاریخ بیعت 1984 ساکن کاکناڈ ڈاکخانہ ترکاکرہ ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.6.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمداز ملازمت 3000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وی اے محمد ماسٹر　　العبد مبارک احمد　　گواہ محمد نجیب خان

وصیت 16097:: میں عبد کنجو ولد کنجو محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 53 سال تاریخ بیعت 1934 ساکن کاکناڈ ڈاکخانہ ترکاکرہ ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.6.05 وصیتکرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ آبائی جائیداد میں سے کچھ بھی نہیں ملا میں اکیلا احمدی ہوں اپنے گھر میں باقی سب غیر احمدی ہیں۔ جس گھر میں میں رہتا ہوں وہ گھر میری اہلیہ کے نام پر ہے۔ میرا گزارا آمداز ملازمت -/5500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد نجیب خان　　العبد عبد کنجو　　گواہ وی اے محمد ماسٹر

وصیت 16098:: میں چوہدری آصف احمد چیمہ ولد چوہدری منصور احمد چیمہ قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.8.05 وصیتکرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمداز خوردنوش -/300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ چوہدری منصور احمد چیمہ　　العبد آصف احمد چیمہ　　گواہ چوہدری منظور احمد چیمہ

وصیت 16099:: میں چوہدری صادق احمد چیمہ ولد چوہدری منصور احمد چیمہ قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.8.05 وصیتکرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمداز جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.9.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ چوہدری منصور احمد　　العبد چوہدری صادق احمد چیمہ　　گواہ چوہدری منظور احمد چیمہ

وصیت 16100:: میں چوہدری طاہر احمد چیمہ ولد چوہدری مبرور احمد چیمہ قوم چیمہ پیشہ طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31.8.05 وصیتکرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمداز جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.9.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ چوہدری منصور احمد　　العبد چوہدری طاہر احمد چیمہ　　گواہ چوہدری منظور احمد چیمہ

وصیت 16101:: میں طارق احمد ظفر ربانی ولد ظہور احمد ربانی قوم احمدی پیشہ عارضی ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30.8.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ اس طرح ہے۔ قادیان نزد احمدیہ کالونی ایک کنال زمین پر ایک مشترکہ مکان میری پھوپھیوں اور چچا ہمایوں مرحوم کا بنا ہے اس میں میرا حصہ ۵ مرلہ زمین تھی اور مکان میری پھپھوں نے اس پر تعمیر کروایا ہے۔ میرا گزارا آمداز عارضی ملازمت ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد

پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.9.05 سے نافذ کی جائے۔ گواہ قریشی انعام الحق العبد طارق احمد ظفر ربانی گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ

وصیت 16102:: میں عطاء المومن ولد شکر دین قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 430 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد عطاء المومن گواہ شبیر احمد چاند

وصیت 16103:: میں شبیر احمد چاند ولد جواہر خان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد شبیر احمد چاند گواہ محمد احسن

وصیت 16104:: میں ثمینہ لقمان ظفر ولد لقمان احمد ظفر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال تاریخ بیعت 1995 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11.6.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے حق مہر بذمہ خاوند 30 ہزار روپے۔ دو رنگ 23 کیرٹ وزن 6.200 قیمت -/3720 دو عدد رنگ ۲۲ کیرٹ 6.380 قیمت /3700 روپے ایک سیٹ ہار کانٹے 23 کیرٹ 22.400 قیمت 13440 روپے ہار کانٹے 23 کیرٹ 23.370 قیمت /14022 ٹوپس مع جوڑی 23 کیرٹ 4.700 قیمت -/2820 زیورات نقرئی مجموعی وزن 238.520 قیمت -/2505 میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ لقمان احمد ظفر الامۃ ثمینہ لقمان ظفر گواہ سلطان احمد عادل

وصیت 16105:: میں عبد الباسط فضل ولد مولانا عبد الحق صاحب فضل درویش قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 29.8.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ اس طرح ہے میرے نام ۹ مرلہ زمین ہے۔ جو ننگل باغباں میں ہے اور اس کی موجودہ قیمت نو ہزار روپے مرلے کے حساب سے خریدی گئی تھی۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 6 5 0 4 روپے ہے۔ زائد آمد از ڈاکٹری پریکٹس -/600 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ راشد حسین العبد عبد الباسط فضل گواہ ممتاز احمد

وصیت 16106:: میں محمد احسن ولد محمد عبد اللہ نانبائی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن بیوت الحمد ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد محمد احسن گواہ انعام الحق قریشی

وصیت 16107:: میں لقمان احمد ظفر ولد محمد سلیمان بہاری قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11.6.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے 5 مرلہ زمین ذاتی واقع ننگل باغباں قیمت -/45000 والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3347 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مبارک احمد چیمہ العبد لقمان احمد ظفر گواہ محمد انور احمد

وصیت 16108:: میں شاہد احمد بانڈے ولد غلام رسول بانڈے قوم مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 28.8.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی والدین ابھی حیات ہیں جب بھی جائیداد کی تقسیم ہوگی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو کردی جائے گی۔ میرا گزارا آمد از عارضی ماہانہ 1650 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد اسماعیل العبد شاہد احمد بانڈے گواہ بشارت احمد حیدر

وصیت 16109:: میں مبارک احمد ولد عبد اللہ جلال الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ فارغ عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد مبارک احمد گواہ مرزا وسیم احمد

وصیت 16110:: میں مشارق احمد ولد شیخ محمد عثمان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن جمگاؤں ڈاکخانہ بکوا چک ضلع بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 30 اگست 05ء کو وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.9.05 سے نافذ کی جائے۔ گواہ ارشد علی صدیقی العبد مشارق احمد گواہ قریشی انعام الحق

وصیت 16111:: میں ظہور احمد خان ولد امان اللہ خان قوم خان (ترک) پیشہ خادم سلسلہ عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن چک ڈسن ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 7 اگست 2005 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3055 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت

اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے ناصر احمد العبد ظہور احمد خان گواہ محمد سلیم سگری

وصیت 16112 :: میں محمود احمد گلبرگی ولد عبدالحمید صاحب گلبرگی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 61 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 21 اگست 2005 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ میں ایک مکان 20x30 فٹ جگہ پر پختہ تعمیر شدہ ہے۔ جو پانچ کمروں اور باورچی خانہ وغیرہ پر مشتمل ہے جس کی موجودہ قیمت 1.50,000 روپے ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت کل ماہانہ 3200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.4.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالعزیز خان العبد محمود احمد گلبرگی گواہ ظہور احمد خان

وصیت 16113 :: میں قمر پروین زوجہ محمود احمد گلبرگی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 21 اگست 2005ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ اس طرح ہے۔ طلائی زیور میں ایک عدد چین مع پدک دو تولہ ۲۲ کیرٹ۔ جس کی موجودہ قیمت -/12200 حق مہر وصول شدہ -/3100 شوہر کی ماہوار آمد 3200 روپے میرا گزارا آمد از خوردنوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت یکم اپریل 2005ء سے نافذ کی جائے۔ گواہ محمود احمد گلبرگی الامۃ قمر پروین گواہ ظہور احمد خان

وصیت 16114 :: میں محمد رافع ولد محمد یوسف قوم مسلم پیشہ طالب علم عمر 25 سال تاریخ بیعت 1995 ساکن حال قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 4.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از وظیفہ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ محمد اکبر العبد محمد رافع گواہ قاضی شاہد احمد

وصیت 16115 :: میں پی نوشاد ولد پی علوی قوم مسلم پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن حال قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 4.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ محمد اکبر العبد نوشاد گواہ قاضی شاہد احمد

وصیت 16116 :: میں ایچ منصور احمد ولد پی کے حمزہ قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 4.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ جاوید اقبال چیمہ العبد ایچ منصور احمد گواہ محمد رافع

وصیت 16117 :: میں کے نجم الدین متعلم ولد کے محمد قوم احمدی مسلم پیشہ طالب علم عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 4.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی نوشاد العبد کے نجم الدین گواہ محمد رافع

وصیت 16118 :: میں محمد اکبر ولد محمد رحیم الدین قوم احمدی پیشہ طالب علم پیدائشی احمدی ساکن کنڈور ڈاکخانہ کنڈور ضلع کونلون صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 3.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شیخ محمود احمد مدرس العبد محمد اکبر گواہ داؤد احمد ناصر

وصیت 16119 :: میں ایس نورالدین ولد ایس زبیر احمد قوم مسلم پیشہ ڈرائیور عمر 38 سال تاریخ پیدائش 1988 ساکن ماتھرا ڈاکخانہ ماتھرا ضلع کوئلون صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ اس طرح ہے آبائی زمین معہ مکان 10 سینٹ قیمت 40,000/ روپے نمبر 188/22۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ محمد نجیب خان العبد ایس نورالدین گواہ محمد انور احمد

وصیت 16120 :: میں عابدہ بیوی زوجہ محمد حنیف قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن ماتھرا ڈاکخانہ ماتھرا ضلع کوئلون صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے زرعی اراضی 28 سینٹ نمبر 204/4/19، نمبر 205/9 قیمت اندازاً 28000/ طلائی سیٹ ایک عدد 22 گرام 21 کیرٹ۔ انگوٹھی ایک عدد ۲ گرام ۲۱ کیرٹ۔ حق مہر 97.50 روپے وصول ہو چکے ہیں۔ میرا گزارا آمد از خوردنوش ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد الامۃ عابدہ بیوی گواہ محمد حنیف

وصیت 16121 :: میں محمد حنیف ولد رسبو ویراں راوتر قوم احمدی مسلمان پیشہ فارغ عمر 59 سال تاریخ بیعت 1989 ساکن ماتھرا ڈاکخانہ ماتھرا ضلع کوئلون صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13.4.89 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے 52.1/4 سینٹ زمین معہ مکان نمبر 327/5 قیمت اندازاً 3,13,000 روپے۔ میرا گزارا آمد از خوردنوش ماہانہ -/1250 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ ایم احمد سلیم العبد آر محمد حنیف گواہ محمد نجیب خان

وصیت 16122 :: میں نصیرہ نورالدین زوجہ ایس نورالدین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال تاریخ بیعت 1989 ساکن ماتھرا ڈاکخانہ ماتھرا ضلع کوئلون صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ

کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے آبائی زمین 30 سینٹ نمبر 188/1/88 قیمت-/60,000 روپے۔ زیور طلائی ایک جوڑی ۴ گرام ۲۱ کیرٹ قیمت-/2300 حق مہر 500 روپے وصول شدہ۔ میرا گزارا آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ نورالدین ایس الامۃ نصیرہ نورالدین گواہ محمد انور احمد

وصیت 16123:: میں اسینہ ناصر زوجہ پی وی ناصر احمد قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر 25 سال تاریخ بیعت 1994 ساکن ماتھرا ڈاکخانہ ماتھرا ضلع کوئلون صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے زیور طلائی انگوٹھی ۲ عدد ۵ گرام قیمت اندازاً-/2750 باقی زیورات اور حق مہر ملکر ۴ سینٹ زمین خریدی ہے قیمت اندازاً 85000 روپے۔ میرا گزارا آمد از خورونوش ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ابراھیم کٹی الامۃ اسینہ ناصر گواہ محمد انور احمد

وصیت 16124:: میں امینہ ابراہیم بنت ایم ابراہیم کٹی قوم مسلم پیشہ طالب علم عمر 20 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن ماتھرا ڈاکخانہ ماتھرا ضلع کوئلون صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ طلائی پازیب ایک جوڑی 16 گرام ہار ایک عدد 10 گرام، انگوٹھی ایک عدد 6 گرام۔ کل 32 گرام قیمت-/18400 روپے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ-/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ابراھیم کٹی الامۃ امینہ ابراہیم گواہ محمد انور احمد

وصیت 16125:: میں محمد طاہر ولد شمسو محمد قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 7.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ طاہر احمد چیمہ العبد محمد طاہر گواہ حافظ مخدوم شریف

وصیت 16126:: میں رملہ سلمان زوجہ وی ایم فاروق سلمان قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر 37 سال تاریخ بیعت 1983 ساکن کاکناڈ ڈاکخانہ تھریکا کرا ضلع ایرناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 31.7.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے میرے نام ۶ سینٹ زمین مع مکان موجود ہے جس کا نمبر 8/63/5/248/13 ہے جس کی موجودہ بازاری قیمت 650000 روپے ہے والد صاحب حیات ہیں والدہ فوت ہو چکی ہیں ان کی جائیداد اب تک تقسیم نہیں ہوئی۔ زیورات طلائی نکلس ایک عدد 16500 ہار ایک عدد 16 گرام کڑا ایک عدد 7 گرام بالیاں ایک جوڑی 4 گرام انگوٹھی ایک عدد 2.180 کل وزن 95.680 قیمت 28000 روپے۔ میرا گزارا آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد نجیب خان الامۃ رملہ سلمان گواہ وی اے محمد ماسٹر

وصیت 16127:: میں مرید احمد ڈار ولد رفیق احمد ڈار قوم احمدی پیشہ طالب علم پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 7.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ نیاز احمد نایک العبد مرید احمد ڈار گواہ شریف احمد

وصیت 16128:: میں این محمد ولد این مد قوم احمدی پیشہ مزدوری عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن پتھہ پریم ڈاکخانہ پتھہ پریم ضلع ملہ پرم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 20.6.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میں ابھی جس مکان پر رہا ہوں وہ میری اہلیہ کے نام پر ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ این شفیق احمد العبد این محمد گواہ سی ایچ محمد صالح

وصیت 16129:: میں سی کے رقیہ زوجہ این محمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن پتھہ پریم ڈاکخانہ پتھہ پریم ضلع ملہ پرم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 20.6.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ایک جوڑی بالیاں طلائی وزن چار گرام قیمت اندازاً 2000 روپے اور میرے نام پر پتھہ پریم میں 2/11 سینٹ زمین ہے جس پر تعمیر شدہ مکان کی قیمت اندازاً 5 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ 200 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ این شفیق احمد مبلغ سلسلہ الامۃ سی کے رقیہ گواہ این محمد

وصیت 16130:: میں ایم پی شعیب حنیف ولد حنیف احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈالی ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کینانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 10.6.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ-/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے عبدالسلام العبد ایم پی شعیب حنیف گواہ وسیم احمد صدیق

وصیت 16131:: میں فضل رحیم خان ولد عبدالکریم خان قوم مسلمان پیشہ طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ محمود احمد العبد فضل رحیم خان گواہ محمد یوسف انور

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel: (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

SUBSCRIPTION
ANNUAL: Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

Vol. 55 | Thursday | 21/28 th September 2006 | Issue No. 36

جب سب کچھ اللہ کے فضل سے اور اس کی رحمت سے ہی ملنا ہے تو کس قدر ضروری ہے کہ ہم ہر معاملے میں خدا کو یاد رکھتے ہوئے اس سے مانگیں اور یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور دنیا اور آخرت کو سنوارنے کے لئے ضروری ہے

ضروری ہے کہ ہماری توجہ ہمیشہ دعا کی طرف رہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ 22 ستمبر 2006 بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہر بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی چیز اگر کوئی دینے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے اس کے فضل کے بغیر ہمیں کچھ نہیں مل سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہ ہم نیکیاں بجالا سکتے ہیں نہ برائیوں سے بچ سکتے ہیں اس کے فضل کے بغیر نہ جہنم کی آگ سے بچ سکتے ہیں نہ دنیا و آخرت کی جنت کے نظارے دیکھ سکتے ہیں۔ پس جب سب کچھ اللہ کے فضل سے اور اس کی رحمت سے ہی ملنا ہے تو کس قدر ضروری ہے کہ ہم ہر معاملے میں خدا کو یاد رکھتے ہوئے اس سے مانگیں۔ اور یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور دنیا اور آخرت کو سنوارنے کے لئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْ لَا دُعَاؤُكُمْ (سورۃُ الفرقان)

تو کہہ دے کہ اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا رب تمہاری کوئی پرواہ نہ کرتا۔ اس کی تشریح میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش فرمائے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعاؤں میں لگے رہنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا جو دعا نہیں کرتے ان میں اور چارپائے میں کوئی فرق نہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پس ضروری ہے کہ ہماری توجہ ہمیشہ دعا کی طرف رہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تمہاری دعاؤں کو جو مجھ پر توکل کرتے ہوئے خالص ہو کر کی جاتی ہیں ضرور سنتا ہوں اور جو متکبر ہیں ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ جیسا کہ اللہ فرماتا ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ۔ (مؤمن: 61)

اور تمہارے رب نے کہا مجھے پکارو میں جواب دوں گا یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت کرنے سے اپنے تئیں بالا سمجھتے ہیں ضرور جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش فرمائے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا اور اس کی قبولیت کا فلسفہ بیان فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بندے اور خدا میں ایک دوسرے کو اپنی طرف جذب کرنے کی ایک قوت ہے اور یہ قوت کس طرح کام کرتی ہے؟ اس میں پہل اللہ تعالیٰ کرتا ہے کہ وہ اپنی رحمانیت کے جلوے دکھاتا ہے اگر غور کریں تو انسان کی پیدائش سے پہلے ہی یہ رحمانیت کے جلوے شروع ہو جاتے ہیں اور پھر ہر قدم پر ہر لمحے انسان کی زندگی میں اپنی رحمانیت کے جلوے اللہ تعالیٰ دکھاتا چلا جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اگر انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور فضلوں اور رحمتوں کو یاد رکھے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرمائے ہیں اور ہر وقت اس کی رضا کے حصول کی دل میں لگن رکھے، خالصۃً لِلّٰہ ہو کر اگر پوری سچائی کے ساتھ، صاف دل کے ساتھ ایک مومن اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کے اور زیادہ نزدیک ہو جاتا ہے اور جب خدا تعالیٰ بندے کے نزدیک ہو جائے تو پھر جب بندہ دعا کرتا ہے تو ایسی حالت میں کی گئی دعا ایسے ایسے عجیب معجزے دکھاتی ہے جو ایک آدمی کے تصور میں نہیں آ سکتا۔ پس یہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عنایات کو ہر وقت اپنے اوپر برستا رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تر رہنے کی کوشش کی جائے ایسی صورت میں تمام زمینی و آسمانی ذرائع کو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد کے لئے کھڑے کر دیتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا مومن کو چاہئے کہ جب ہمارا خدا ہم پر اتنا مہربان ہے اور ہمیں اپنی قرب اور رضا کے حصول کے راستے دکھاتا ہے کہ میرے بندے کس طرح شیطان کے چنگل سے بچیں اور اس طرح پھر آخرت کے عذاب سے بچ جائیں تو پھر ہمیں بھی اس کے خالص عبد بنتے ہوئے اس کے حضور دعاؤں میں لگے رہنا چاہئے۔ فرمایا چند قرآنی دعائیں میں نے آج کے خطبے کے لئے چنی ہیں۔

فرمایا! دیکھیں یہ بھی تو اللہ تعالیٰ کی رحمانیت ہے کہ ہمیں مختلف مواقع کی دعائیں سکھا دیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے ایک نیک بندے کی دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ۔ (یوسف: 102)

اے میرے رب تو نے مجھے امور سلطنت میں سے حصہ دیا اور باتوں کی اصلیت سمجھنے کا علم بخشا اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو دنیا اور آخرت میں میرا دوست ہے مجھے فرمانبردار ہونے کی حالت میں وفات دے اور مجھے صالحین کے زمرے میں شمار کر۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ دعا صرف ایک واقعہ کی صورت میں بیان نہیں فرمائی بلکہ اس لئے بیان کی ہے کہ اس پر عمل کرنے کے لئے مومن کو ہر وقت تیار رہنا چاہئے تاکہ نیک اعمال کر کے وہ بھی صالحین کے گروہ میں شمار ہو سکے۔

دوسری دعا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ بیان فرمائی: اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (ال عمران: 192) یعنی وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں کے بل بھی اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں اور بے ساختہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو نے ہرگز یہ بے مقصد پیدا نہیں کیا پاک ہے تو پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ فرمایا مومنین پر جب کائنات کے باریک راز کھلتے ہیں تو وہ کہتے ہیں خدایا تو نے ان صنعتوں کو بے کار پیدا نہیں کیا اور سچے مومن خدا تعالیٰ کی صنعت کے کمال کو محسوس کرنے کے بعد اور اس کے خواص کھلنے کے پیچھے صانع کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

ایک اور قرآنی دعا حضور نے یہ بیان فرمائی:

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ: اے میرے رب مجھے حکمت عطا کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر۔ یہ دعا بھی بڑی اہم دعا ہے کہ اللہ فراست بھی دے اور حکمت بھی دے۔ جو کام سپرد ہوں ان کو احسن رنگ میں انجام دینے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ ایک اور دعا حضور نے یہ بیان فرمائی: وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔ (فرقان: 75) وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے فرمایا صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بنا دے تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہیں لیکن اگر یہ خواہش صرف اس لئے ہو کہ ہمارا نام باقی رہے اور وہ ہمارے املاک و اسباب کی وارث ہو یا وہ بڑا نامور اور مشہور آدمی ہو اس قسم کی خواہش میرے نزدیک شرک ہے

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر ایک کو دعا کی قبولیت کے فلسفے کو سمجھتے ہوئے اپنی دعاؤں کے معیار بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ فرمایا اور بھی قرآنی دعائیں ہیں جو انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔ ☆☆☆

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

Composing & Designing by : Krishan Ahmad Qadian